Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.D.16.

16 D 16

در خلد برین نشست و برخاست	شوری بجہان آفرینش

بنا ہوا گہر مدینہ منورہ کا بگڑ گیا پہلا پہولا چمن اوجڑ گیا یہ قطعہ کسی کا کیا ہی حسب حال ہی

قطعہ لا یعلم

چمن کو تخت پر اکدن تہ گل کا تجمل تہا	ہزارون بلبلونکی فوج تہی اور شور تہا غل تہا
خزانکی دن جو جا دیکہا نہ تہا جز خار گلشن مین	بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تہا

اگر آپ کی داستان ماتم کو تمام عمر لکہا کرون ختم ہونا دشوار ہے وہ یہ دریا ناپید اکنار ہے بہی بہتر ہے کہ اب اختصار کو کار فرماؤن اس سے زیادہ خامہ گریان کو اشک سیاہ سے گریہ مین نہ لاؤن اور بکمال عجز و خاکساری و اعتراف جہل و خطاکاری اس رسالہ کی دیکہنے والون سے امید رکہتا ہون کہ جہان خطا و سہو پائین اوسے دامن عفو و اصلاح سے چہپائین اور ممنون منت غائبانہ فرمائین اس خورد و ریز عفو پر علم خوردہ گیری کی تیغ نکرین اور راوسکو اپنے دعاے خیر مین شریک کرنے سے دریغ نکرین وہ بہی سبکی حق مین دعا کرتا ہے کہ دو نو عالم مین بطفیل اپنے رسول مقبول کی شاد و بامراد رہین اور سبکی خانہ ہاے دولت و جاہ و بیوت دین و دنیا آباد رہین آمین ثم آمین والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین واضح رہے کہ جب رسالہ تالیف ہوا اس نامہ نگار کا بست سالہ سی متجاوز نہ تہا اور بنہایت کم مایہ فرصت مین حیز تحریر مین آیا

خاتمۃ الطبع

بافضال خالق اکبر و عنایت شفیع محشر اس خجستہ نسان فرخندہ ادا ان یعنی خجستۂ محمدیہ من تصنیف لطیف و ترصیف منیف مولانا نجم الدین صاحب عباسی متخلص بہ نجم رئیس اعظم چڑیاکوٹ مطبع اودہ اخبار مین بصنوف قدردانی و الوف مہربانی باذل دریا دل رونق آب و گل مشہور و معروف امصار و بلاد منشی نولکشور والا نہاد مہینی جون ۱۸۷۱ع مطابق ربیع الاول ۱۲۸۸ھ مین طبع ہوا مقبول طبع ہر ادنیٰ و اعلیٰ

غزل کافی مع یک بیت مؤلف

جہانکا باغ تاراج خزان ہے ۔ اوجڑتا ہمصفیر و بوستان ہے

جناب سرور عالم کی رحلت ۔ قیامت ہی قیامت ہی قیامت
اگر خود آپہی مانع نہوتے ۔ تو سر کو پیٹ کر ہم جان کہوتے
کہین کیا بندگی بیچارگی ہے ۔ فقط رونے ہی کی رخصت ملی ہے

بیت مؤلف مجہو آپ کی ماتم مین رُلو لو + مژہ مین اشک کی موتی پرُو لو

بعد آپ کی کیا لکہون کہ پس ماندونپر کیا گذری اور آپ کی غم مین یارونکی کیا خراب حالت تہی **بیت** از چمن رفتی و خوبان ہمہ گیسو کنند + در فراق تو عجب سلسلہ بر ہم خوردند گلون نے گریبان قبا قبا کر ڈالا کلیون نے تا بدامن پیرہن شکیب پہاڑا گیسوی سنبل اوسکے غم مین پریشان ہی دیدۂ نرگس آئینہ کی طرح ہی **بیت** مشعر سرور کائنات علیہ الصلوات

اے از ازل بماتم تو در بسیط خاک ۔ گیسوے شام باز و گریبان صبح چاک

حضرت صدیق رضی نے نعش مبارک کی پاس آ کی کئی بار جبین سامی کو بوسہ دیا او حال اپنا و فور غم سے برنگ گیسوے مرغولہ مویان نہایت درہم برہم کیا ایکمدت تک نالہ و شیون کو شعار کرکے داد عزاداری و ماتم دیا حضرت عمر رضی نے جو خبر وحشت اثر ہوش ربا سنا حواس جاتا رہا اوسی حالت مین قسم کہائی کہ اگر کوئی حرف وفات رسول زبان پر لائیگا عمر رض اوسکو قتل کرکے خاک ہلاک مین ملائیگا القصہ ہر جزو کل مبتلاے ماتم ہوا مدینہ کا عجب عالم ہوا در و دیوار سے حسرت و یاس ٹپکتی تہی ہر طرف اوداسی کی بدلی چہائی تہی اوس بہولی پہلے باغ پر ایک پژمردگی تازہ آئی تہی

از قصیدۂ مؤلف در نعت سرور کائنات علیہ الصلوات

بھلا تجھسا نگہبان اور ہے کون	کہ یارب اپنی امت اوسکو سونپون
مجھی مرنے کا اپنی غم تو کم ہے	بہت تنہا نے امت کا غم ہے

یہی باعث ہی کہ کرب نزع آپ کو بہت رہا ور سکرات دیر تک سہا جناب فاطمہ رض نے پھر بیتاب ہو کے کہا افسوس ہے کہ آپ کی جان پاک کو آج کمال تکلیف و الم ہے سخت دریغ ہے کہ معصومونپر اتنی سکرات کی درازی و دست ستم ہے تو فرمایا

مثنوی مولف

جو سختی آج ہے تیرے پدر پر	نہو گی پھر کسی فرد بشر پر
جو کچھ پہونچی تھی آدھی مجھپہ ہولے	مری امت پر اب سختی نہو گی
یہ جانو غم ہی یہ حالت جو ہی آج	یہ گویا وہ مرا ہے میر اعراج
جو لاحق ہے ترے بابا نبی کو	نہین اس چیز سے چارہ کسیکو

یہی آپ فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل با دیدہ گریان و سینہ بریان تشریف لائی ور پر دیر تک دیکے اندر آئے اور فرمایا کہ آج میری آمد اخیر ہے آپ کے دم تک خانہ تمھا دریغ ہے کہ اب میرا آنا زمین پر نہو گا اور کہا کہ عزرائیل بھی در دولت پر کھڑا ہے اگر اجازت پاوے تو سلام کو آئے آپ نے فرمایا بلا لو چنانچہ بعد اذن اندر آیا اور با ادب تسلیم بجا لایا اور کہا مین کسی پیغمبر کی قبض روح کے لیے اپنی جا سے نہین ہلا صرف آپ کے واسطے یہ حکم ملا اگر تشریف لیجاین تو ہمراہ رکاب ہون ورنہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن آپ نے فرمایا بسم اللہ جان کو وصل جانان سے زیادہ کیا عزیز ہے آتش اشتیاق یہان خود تیز ہے یہ کہکر کمر روانگی میان جان پر باندھی او بکشادہ پیشانی کوی جانان کی راہ لی غرض

خبر گیران وتپر مهربان رہیگا یه فرمایا اور دیده ظاهرین بند کر لیا اوسوقت خازن نے
در فردوس کهول دیا جناب صدیقه سے روایت ہے کہ جب آپ تپ وتاب حرارت
سے بیتاب ہو جاتی تو دست مبارک کو آب سرد سے جو ایک کاسه مین آپکی پاس دهرا
تهاتر کرکے سر مبارک پہ پهراتی اور یه دعا فرماتے **مثنوی مولف**

بڑی سختی مین هون اسدم خدایا ۔ یهی هنگام ہے تیری مدد کا
شدائد نزع کے آسان کر تو ۔ نهین کرتا تو یه پیمان کر تو
کہ جو گرمی ہے هونی مجهپر ہو جاے ۔ نه پهر امت پہ میری آنچ کچهه آے
محمد کو نهین هرگز گوارا ۔ غم و اندوه امت کردگارا
محمد کا اگر تو ہے رضا جو ۔ خدایا تو نه کچهه امت کو غم ہو
خدایا انپه کچهه سختی نه ہووے ۔ مری امت نهایت ناتوان ہے
تحمل اُسکو سختی کا نهین ہے ۔ کہ نازک طبع تر از آبگین ہے
میری مرنے کا غم کیا انکو کم ہے ۔ کہ پهر کچهه انپه تعذیب اور ہووے
اگر کچهه انپه سختی کی هوس ہے ۔ تو خاوندا مرا غم انکو بس ہے
مری امت هین سبع کهاتا هون یه غم ۔ ترے تو بندے هین رب عالم
تو حافظ رهیو انکا مرتا هون مین ۔ سپرد امت کو تیرے کرتا هون مین
کے مرنے سے ہے دل انکا چهوٹا ۔ بڑا غم ہوگا کچهه صدمه جو ہوگا
کهین ٹوٹا جو دل ان بیکسونکا ۔ تو مین فردوس مین بیچین ہونگا
انهین داماں حسرت مین تو جاوے ۔ جو تیری راه ہے انکو دکهاوے
خطا اسنے جو کوئی ہوی سرزد ۔ تو کیجو عفو اوسے بهر محمد

نگر داغ سوید اے دل شب ما | بو د بختی کہ گویند اختر ما
نگشتی بیخبر صیاد خالی ما | رہا کر دی اگر مشت پر ما

کہ خواہد داد داد بجم محزون
تو گر نشوی انیس خاطر ما

چنانچہ آپ نی چہرہ مبارک کہول دیا اور بہت بکا کیا لوگون نے پونچہا آپ تو
معصوم ہین پہر کیا جگہ اسکی ہے کہ گریہ و زاری کرین فرمایا دو وجہ سی ایک
تمہاری غم جدائی سے دوسری تمہاری بخشایش کے لی حضرت زہرا نی فرمایا یا رسول اللہ
روز قیامت آپ کو کہان پا ئونگی فرمائیے کہ اوس نشان پر آؤنگی فرمایا جنت کی دروازہ
پر کہڑا امت عاصی کے گناہین عفو کراتا ہونگا پہر پونچہا جو ہان نہو جبی تو فرمایا کہ
آب کوثر پر امت تشنہ کو پانی پلاتا ہونگا پہر پونچہا جو اجیانا وہان بہی نپاؤن تو
کہان اؤن ارشاد ہوا کہ پل صراط پر شنای دریای لگا ہونگا اور آسانی عبور
امت کی لیے دست بدعا جو وہان بہی نملون تو میزان کے پاس دہونڈہنا کہ امت
کی اعمال تولواتا ہونگا جو وہان نہ پاے تو در دوزخ پر تلاش کرنا کہ واسطے
استغفای گناہ امت با دل سراپا غم و دیدہ پر نم سجدہ مین پڑا ہونگا یا حفظ
امت کی لیے با دیدۂ تر در دوزخ کو جہینکے ہوے کہڑا کہ اجیانا گار پردازان دوزخ
جو کسیکو دوزخ مین لیچلین تو مین درمیان مین آجاؤن اون کو دوزخ
مین جانے ندون جان پدر اوسدن تیرے باپ کو آرام و چین کہان ہوگا
غم امت مین کبہو یہان کبہو وہان ہوگا یہہ کہکر فرمایا لے اب جا او صبر فرما
خدا کو سونپا وہ تمہارا حافظ نگہبان رہے گا محمد سے زیادہ تر تمہارا

چھوڑ کر کہان جاتے ہین یہان بے ہمارے آپ کو چین نہتہا وہان کیونکر آرام آئیگا
جو لب لعل آپ کی بوسہ گاہ تہا اب آتش غم سے خشک رہینگی جس صدف دیدہ
پر آپ گوہر اشک غلطان ندیکہہ سکتے تہے اب اونسے یاقوت تر کی چشمے بہینگے
ہماری مان باپ کو کون تشفی کریگا کون اوٹھائیگا کوہ غم جو زمانہ سینہ اصحاب
گرامی پر دہریگا اسی طرح آپ کی ازواج پاک خصوصاً صدیقہ جدا رونے و
سخت بیقراری کرنے لگین اصحاب کی حالتین رومی تہین جو صحابی در دولت
پر استادہ تہے بیقرار ہوکے حجرہ مبارک مین چلی آئی اور کہا یا صاحب لولاک ہملوگ
آپ کی بعد بڑی مصیبت مین گرفتار و سخت بیقرار ہونگے جب آپ کا سایہ پشت پناہ
اوٹھ جائیگا سبکی دل بیٹھ جائینگی سخت زار و نزار ہونگے ذرا چہرہ منور کہولیے کہ خورشید
سیمای مبارک کا دیدار آخری کرلین پھر خدا جانے کب آپ کا جمال جہان آرا دیکھنا
نصیب ہو و کب دیکہین افسوس ہے آپ جنت کو تشریف فرمائین ہم بیتیان دیکھنی کو
رہجائین بیت میروی و گریہ می آید مرا ۔۔ ساعتی بنشین کہ باران بگذرد

غزل نجم برشتہ جگر در ماتم سرور بحر و بر

رود یک چشمہ از چشم تر ما — کہ دلبر میرود آہ از بر ما
بفتراک وداع بستی سر ما — سرت گردم چہ میداری سر ما
بغارت بردہ سودای زلفیت — چہ میپرسی ز سامان و سر ما
عبث این بند و بست قید بند است — کہ رمخوردن رمید از خاطر ما
طپیدن دارم از صیاد بیرحم — بلکند از ہم ہمہ بال و پر ما
چو عمر رفتہ ہم نایدبیادم — چنان رمخورد وحشت پرور ما

اوس گروہ فرسے مدینہ منورہ مین تشریف لاے اور برکت قدوم میمنت لزوم سے
اس شہر برکت بہر نے ایسا آب ورنگ پایا اور یہ زور بازار ہاتھہ آیا کہ جنت نے
رشک کھایا اور اب اونہین آنکھون سے یہ دیکھا جائیگا کہ تمام مدینہ عالم ہو ہے ماتم
کدہ کو بکو ہے بجاے نسیم وصبا باد خزان روشون پر خاک اوڑائیگی جہان
ہمیشہ گرمی شبستان عشرت تھی وہان سرد مہری روزگار سے پریشانی مجلس
عزا منظر آئیگی باغی باغ دکھائی دیگا لالہ داغی دکھائی دیگا جن گھرون مین ہمیشہ
چراغان سرور تھا بیچراغ ہوجائینگے مدینہ کی پہلے پہولی باغ مسکن زغن وزاغ
ہوجائینگی گل خوار ہونگی سنبل کی جگہ خار ہونگے شبستان بسان شہر خموشان
سن سان پڑا ہوگا سرو بستان بے رنگ نخل ماتم سوکھا کھڑا ہوگا اشجار گل بے ساز وبرگ
ہونگی گل وغنچہ بے آب ورنگ ہونگے اصحاب رنگین کا غنچہ بے رنگ اوراق گل
پریشان ہوجاے گا چراغ خانہ دین منور وہوان ہوجاے گا لشکر اسلام
سرو افسردہ زہرا بے پدر ہوجائیگی زندگانی بیلطف ودشوار تر ہوجاے گی کوہ الم
سینہ سے کیونکر ٹلیگا ایام زیست کس خرابی سے کٹیگا القصہ یہ کہکر ایسا روئے
کہ روئین سنتا تو پانی ہوجاتا آئینہ اوس وقت کے حال زار کو دیکھتا تو محو حیرانی
ہوجاتا اوس وقت آپ نے بیقرار ہوکے آنکھین کھول دین اور باتین تسکین بخش
کین دعا کیا کہ الٰہی فاطمہ کو صبر جمیل عطا فرما اور نہایت دلاسا دیکے فرمایا
کہ اب بات کا وقت نہین ہے سختی موت مین گرفتار ہون اور پھر آنکھین بند
کرلین اتنے مین آپ کے قرۃ العینین حضرات حسنین تشریف لاے اور نہایت
سوز وگداز سے یہ کلمات اونکی زبان آتش فشان سے برآے نانا آپ ہمکو

نازک پر نہ آے جسکو کچھہ مشکل پڑے کتاب وسنت صحابہ و علماے امت سے دریوزہ امداد فرماے گو مین دنیاے دنی سے بتقاضاے دوست منہ موڑتا ہون تمہارا نگہبان خدا ہی حافظ تمہارے ساتھ چھوڑتا ہون اور جناب امیر سے مخاطب ہو کی فرمایا کہ اے جان برادر جو دم صحبت مین گذرتا ہے غنیمت جان پھر مین کہان اور یہ لوگ کہان القصہ یہ وصیت ہای دلپذیر فرما کی سر مبارک حضرت علی کے زانو پر رکھہ دیا اور آنکھین بند کر لیا فرط ضعف سے سیماے منور پر عرق آگیا اور جسم اطہر پر ایک آثار اضحلال چھا گیا یہ حالت دیکھکر جناب زہرا کا زہرا آب ہو گیا دل سخت بیتاب ہو گیا کمال بیقراری سے فرمانی لگین بابا ہمین چھوڑ کر کہان جاتے ہو ساتھی لیے چلو آپ نہونگے تو فاطمہ کے لڑکونکے سر پر دست شفقت کون پھیریگا پیار سے دم بدم کون انکو پوچھا کریگا فاطمہ بابا کہکی کسکو پکارے گی ناز سے کسکی دامن عاطفت پر دست نیاز ماریگی جن آنکھون سے ہمیشہ جمال مبارک دیکھا کی اب اُن آنکھو نسے کسکو دیکھونگی جن چشمون مین آپ ایک قطرہ اشک ندیکھہ سکے تھے آپ بن او نسے خون کی چشمی بہینگے خوگر آپ کے شرف مکالمت دامی کی جب آپ کی بولی نسنونگی تو کیا گذریگی بن آپ کی گھر بدتر از زندان قبر ہو جایگا کاٹ کاٹ کہائیگا خدا جانے آپ کی غیبت مین ہملوگون پر کیا مصیبت گذر جائیگی او کیسی سختی پیش آئیگی اوس حالت زار مین کون ہماری شراکت کریگا اب کون ہے کہ ہم نظارون پر لاکھہ جان سے مریگا امت کے بازو ٹوٹ جائینگی آل و اصحاب کی چھکے چھوٹ جائینگی میرے بچون کا دل چھوٹا ہو جائیگا اصحاب کا آپ کی حال دگرگون ہوگا تو کون تسکین و تشفی فرمایگا ایک دن وہ تھا کہ آپ

شیخ وشاب بیان کیا اوسوقت آپ نے عصای مبارک ید بیضا مین لیا اور
بنفس نفیس چلکر جان تازہ کے مانند قالب مسجد مین در آئی بارے آپ کو دیکھکر اصحاب
از خود رفتہ کی مقاصد بر آئی سبکو داد تشفی دیکی آپ نی ابوبکرؓ کو امام جماعت کیا اور
خود آنحضرت نی داد اقتدا دیا بعد فراغ صحابہ سے متوجہ ہو کر فرمانے لگی یارو وقت
تر تمہارا ابنی تمسی مفارقت کیا چاہتا ہے افسوس ہی کہ اب اس سرای ششپنج مین
تمسی دوچار نہوگا میر مجلس ورونق دیار نہوگا یہ ملاقات گویا آخری ملاقات ہے
ہیہات عمر نے بہت کم فرصت دی بیشتر حسرت دلکی دلہی مین رہی لیکن یہ وصیت
کرتا ہون کہ میرے مرنے کی بعد صبر کرنا اور شاکر رہنا خداوند کریم کے احکام بہولنا نہین
دو روزہ حیات گلستان دنیا پر بہولنا نہین اگرچہ مین نہونگا تمکو تنہا نہین چہوڑتا
قران وسنت صحابہ وعلماے امت کو تمہارے رفاقت مین چہوڑے جاتا ہون انکو
اپنا رفیق شفیق جانتا ہو کہین ماننا ہر ایک انمین سے تمہارا حامی ومددگار رہیگا
اور حافظ تمہارا تمہارا پروردگار رہیگا ابوبکر تمہارا امیر ہے اوسکی بجان ودل اطاعت
کرنا حیات دیگر ہے اپنے امام پر مرنا یہ پند شیرین فرما کی جانب دولت سرا نہضت
کیا دوسرے دن پہر عین شدت مرض مین اصحاب کو دیکھکے آنکہین بہر لائی اور
زبان اعجاز بیان پر یہ کلمات نصائح سمات آے کہ ای عزیزو جلد تر تمہارا یوسف
کنعان دنیا سے گم اور یعقوب نگاہ سے محجوب ہوگا یعنی سرمایہ اندوز وصال
محجوب ہوگا لیکن کسی حالمین تمہاری چاہ سے غافل نہوگا زنہار تمہارے غم
تنہائی سے اوسی حاصل آرام دل نہوگا پر امید ہے کہ تم بہی اوسی بہول نہ جانا
اوسکی مرنے کا غم کم کرنا صبر جمیل کو بہت کار فرمانا میرے نہونے سے کچھہ غبار تمہارے خاطر

یون اشک سیاہ مداد و دیدۂ خامہ بنالہ آہ سے وجنات صفحہ پر گراتے ہین کہ جب دامن
علالت اوس حکیم شفاخانہ دلالت کا ازبسکہ درازی کرنے لگا شدت مرض سے
طاقت گھٹنی اور ضعف بڑہنے لگا تین روز متواتر مسجد مین تشریف نہ لایا و باشارہ
ہلال محراب ابرو بلال سے فرمایا کہ اب طاقت طاق ہے حرکت شاق ابوبکرؓ سے
کہہ کہ نماز پڑہاے امامت امت و شرائط و خلافت بجالاے حضرت عائشہ صدیقہؓ
نے کہ اوسوقت سر مبارک اونکی آغوش مین تہا اور دریاے رقت سراسر جوش مین
عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ سخت نرم دل ہے اور بالفعل آپ کی علالت کی تیغ
صدمات سے گھائل جب محراب مسجد مین اوسے آپ کی ابروے خمدار یاد آئیگی طبیعت
بیقرار ہو جائیگی جاے امامت خالی دیکھیگا تو اوسکا دل بھر آئیگا بےتاب ہوگا ادائے
شرائط پیش نمازی کیونکر فرمائیگا یہہ خدمت اپنے عمر کی صدیق مین عمرؓ کو سپرد
فرمایئے اونہین کو امام بنائے مگر آپ نے اس جوہر عرض عائشہؓ کو گوش قبول مین جگہ
نہ دیا حضرت صدیقؓ ہی کو خلعت خلافت عطا کیا چنانچہ جیو ہین آپ نماز پڑہانے کیلیے
کھڑے ہوے محراب کو اوس کمان ابرو سے خالی دیکھکر پہلے سے تو پھر بھی تہی بے
اختیار روے نماز کا ادا کرنا دشوار ہو گیا باقی صحابہ بہی یہ حال دیکھکر بیتاب ہوکے
رو پڑے مسجد نبوی مین کہرام مچا بیت حافظ قرآن نادرہ طرازی حضرت حافظ شیرازی
چو اندر مسجد خم ابروی تو ام یاد آمد ✤ حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد
جب صداے بکا اوس کان صدق و صفا کی گوش حق نیوش تک پہونچی حضرت
فاطمہ سے پوچھا جان پدر یہ کیا سلسلہ جنبانی الم ہے اور کیسا شور و غل دمبدم تو
آپ نے رو کر سب ماجراے درد خیز و داستان ماتم انگیز بیقراری اصحاب و بیتابی

سے گل ہو جاے سمندر کا گذر ہو تو مثل طاوس زرین پر و بال بلکہ یہانکی دانے
پانی کی تاثیر سے بلبل ہو جاے سارے عالم مین ریاحین عنبرین کی مہک ہر شاخ
شجر پر شجرہ و دودہ بہار کا ذکر مرغان خوش لہجہ کی چہک راتونکو روشنی چراغ
قدرت سے چراغان دن کو بے آفتاب سفیدۂ صبح نمایان یہان آفتاب کو
فروغ کہان یہانکی رنگ و بو نے بلبلونکو یاد گل و گلزار فراموش کرا دیا یہانکے
دیکھنے والون نے بہشت کو بھلا دیا روشون سے طریقہ رہنمائی پیدا نہرون سے
جوش رحمت الٰہی ہویدا آنا لابونکے کنارے اتنا اشجار گل کا ہجوم ہے کہ پانی مین بہی
بلبلونکی دہوم ہے الغرض اوس طائر شاخسار قدس نے اس چمن بیخزانکی سیر
سے سیر ہو کی بیشتر قدم رنجہ فرمایا تو بیشتر تماشاے قدرت نظر آیا حضرت
جبریل خواستگار رخصت ہوے عرض کیا یا رسول اللہ قصور معاف اب
آگی بڑہنے کی مجھکو مجال نہین وہان گذر طائر خیال نہین ناچار وہ یکہ تاز مضمار
اختیار مفارقت رفیق سے غمگین تنہائی سے حزن قرین کرورون پردہ و حجاب
طی کرتا ہوا یکہ و تنہا سراپردۂ وحدت مین جا پہونچا آنا جانا تو ایک بہانا تھا مد نظر
وصل جان و جانانہ تھا الغرض دیکھا سو دیکھا سنا جو سنا عاشق و معشوق کی
راز و نیاز مین کسکو دخل ہے یہ مقام تنگ ہو پایۂ ادراک وہم یہان لنگ ہی اپنے
رموز کبریائی سے وہ آپہی آگاہ ہے دست فہم عقل اسجگہ کوتاہ بیت تضمین مولف
این سر ہنوز وا نشد از کس ہزار در دہ بلبل چہ گفت گل چہ شنید و صبا چہ کرد

باب پنجم در لشکر ریزی خامۂ ماتمی لباس در شرح وفات آن زندہ جاوید برگزیدۂ ناس

راویان پژمردہ دل حاکیان گھائل اس حادثۂ جگر سوز اور واقعۂ غم اندوز کی بیانین

کہ دہن تنگ غنچہ کو بفراخی حوصلہ شوخی چومتا ہے شبنم دامن برگ گل پر ناز سے گوہر
غلطان کی طرح لوٹ رہی ہے صبا پھر پھر کے عروسان چمن کا جوبن لوٹ رہی ہے
چشم نرگس برگ تاک کی گھونگھٹ سے جھانکتی ہے نرگس خوشۂ انگور ٹٹیونکی روزن سے
تاکتی ہے ابرگہہاے درختان خودرو بتحریک باد بہاری برنگ ساز طرب ترانہ ریز مرغان
نوا سنج بستان موسیقار منقار ونکی بانسلی سے سرود سرا ہے نغمہ ہاے دل
آویز خوبان بہاری کامران عنادل بہزار زبان غزلخوان و فور شادابی
سے آئی تو فی المثل تخم مرغ ہرا ہو جاے شاخ خشک قلم مین فیض تحریر وصف
سے پتی نکل آے چشمی آب گوہر سے بھرے کنارے کنارے سرو و صنوبر ہرے
ہرے ہر طرف پیچاک عشق پیچان ٹٹیونسے لٹک گئی گیسوی مسلسل خوبان کی لٹ کا
جوبن دیکھاتا ایکسو سنبل کابیل زلف پریشان پر سیدونکیطرح پیچ و تاب کہاتا لہراتا
نسیم خیابانون مین مست عطر غالیہ سای صبا چہرہ رنگینان بستان پر سرخوش غازہ آرای
خندۂ کبک دری سے کوہسار پر صدا سبز پوشان غلغلہ ترانۂ شکر و ثنای باری سے
شکر خا نور کے روشون پر باد بہاری کا انکھیون سے خرام ہر طرف نگاران
سادہ رخسار کا ازدحام نہ کوئی رنج نہ کسیکو ملال ہمیشہ موسم اعتدال اشک
رنگینی لوح چمن سے سپہر باہمہ بوقلمونی یکقلم شکستہ رنگ چادر اترنگ غیرت سے
دنگ فضای گلزار طراوت فزا صحن گلشن غایت صفا سے آئینہ نما وفور رطوبت
ہوا سے شاخ آہو مین بیل لگ جای ذکر عذوبت آب سے دہن خامہ شکر خا
مین پانی بھر آیا ہے اس سرزمین مین دانہ کیا پانی بھی جم جاے دانہ گوہر
تک برگ و بار لاے اس گلستان ہجران مین آگ لائین تو فیض آب ہو

دیکھا یا تھا خوشوضعی مین طاق نقش و نگار بالا یطاق نایاب آفاق آب و تاب یہ
کہ دیکھنے سے آنکھون مین نور آجای چشمۂ خورشید کی نگاہ پڑی تو چکا چوند لگی بمثل
کمان ابروی خوبان بہشت کی کشیدہ دیدۂ روزگار نادیدہ اوس محراب مین
ایک کرسی عرش پایہ زمردنگار خاصۃ اوس سریر آرای رسالت کی لیے بچھی
تھی دلنشین ایسی گویا تصویر کھچی تھی اوسپر کسیکو مجال نشستن نہ تھا مگر روز معراج
وہی عارج معارج تقرب دنی کرسی نشین قاب قوسین او ادنی اوسپر منعمہ آرا ہوگا
چنانچہ اوس خاتم رسل خاتم نگین نبوت نے ایکدم اوسپر استراحت کی لیے زیب
اجلاس فرمایا اور پایۂ کرسی کو عرش تفاخر پر چڑھایا ایسی تنجر دلجو غیرت سرو لب جو
کی تہی بسان دیدۂ مشتاق دو چشمہ نور روان تھے کہ عذوبت مین رشک
لب شیرین و صفا مین بہتر از آبگینۂ جان تھے جسکی معاینہ سے کدورت خاطر صاف
ہو جای آئینہ کی آنکھ پڑے تو حیرت مین آے گوارا ہے پر آب حیوان لاکھ جان
سے مرے آب و تاب وہ کہ چشمۂ خورشید کسب ضیا کرے کوثر و سلسبیل انھین
دو نو چشمونکا نام ہے کہ جسکے بادۂ تلخ آب شیرین کا ساقی جناب خیر الانام ہے
ترانۂ خامہ سرود سرا صفت سدرۃ المنتہی یہ مکان جنت نشان عجب مقام
دلنشین نظر آیا جسنے لالہ زار جنان جان پر و سنے داغ رشک کھایا زمین اوس مین
کی بالکون کی خمیر سے پاک تر خاک و خاشاک رفتہ گلہای قدرتی رنگا رنگ ہر طرف
شگفتہ گرد ہمان کی تباشیر سفیدہ سحر مٹی خمیر کردہ عبیر و عنبر اشجار بیوہ دار صنع
قضا قطار قطار ہمیشہ عالم بہار کہین ریحان کہین سنبل کہین بوٹا کہین گل یکطرف
نسیم سحر کی جہونکون سے بوتہ گل بادہ مستونکی طرح جہومتا ہی ایک سمت گل خندان جہک جہک

ادریس سے کتاب زیارت درس دی اور حضرت نوح کہ ایک عمر سے مشتاق
دولت دید تھے دیدار پاک دیکھکر سرمایہ حاصل زندگانی حاصل فرمایا اور آئینہ دل مردہ کو
کہ دیرگاہ سے آتش آرزو کا جلا تھا آب زیارت سے جلا دیکر از سر نو جلا پایا ایسے آسمان
پر میزان کو ملاحظہ فرمایا جسپر اعمال نیک و بد تولے جائینگی اور بعد وزن کے کارکنان
دادرگاہ مراتب کیفر دپاداش عمل مین لائینگی روبرو اوسکے ایک کرسی پر حضرت
میکائیل صاحب مکیال بیٹھے تھے بسنجیدگی تمام اوٹھکر تسلیم بجالاے جب سپہر ہفتم پر
اوس فرمانفرمای ہفت اقلیم کا گذارا ہوا حضرت اسرافیل سے دوچار ہوا صور لیئے
بڑی سور و سرور و شوکت و شان نامحصور سے ایک کرسی پر دم بخود جلوہ فرما تھے
اور دائین بائین ہزارون عجائبات دیدہ سپہر نادیدہ و سامعہ روزگار ناشنیدہ پیدا و
ہویدا تھے وازش اخلاص پیش آی اور مراتب تسلیم و آداب باآہنگ کسب سعادت
بجالای بعد ازین کئی کرور پردہ و حجاب طے کرکے وہ حاتم دوران صدر نشین
کون و مکان سدرۃ المنتہی کو پہونچا وہ ایک درخت قدرت ہے کہ جسکی ساق اکیدار
زر سرخ کی ہے اور شاخین بعضی یاقوت تابان کی و بعضی گوہر درخشان کی اور
پتیان زمرد سبز سے بنی طول تنۂ درخت راہ پچاس ہزار سالہ ایسے قیاس
پر مقدار ہر برگ و ڈالہ پتیان ایسی پہنا ور کہ کرۂ محیط کا پتا دین ایک ایک
ورق دفتر ہفت آسمان و ساتون طبق زمین کو چھپالین وہان تشریف
فرما جو وہ محبوب ذو الجلال ہوے اوس نہال قدرت کو دیکھکے نہایت نہال
ہوی منجملہ اوسکی پتونکی ایک برگ مختصر پر بکمال سارہ و برگ صنعت ایک محراب
یاقوت سرخ نہایت زیبائی سے بنایا تھا گویا اشارہ ابرو سے اپنی صناعی کا تماشا

موہوب استادہ زبانین شعلہ فشان دم گفتار حلقہ چشم بجاے خود گرہ نارودہ ملک
سیار فلک ثابت کی مانند ہمہ تن چشم تھا ویکقلم ایک لوح کا کہ روبرو دہری تھی
محو تماشا آپ نی حضرت جبریل سے پونچھا تو معلوم ہوا کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام
ہین اور قبض روح انکا کام آپ نی فرمایا اخی عزرائیل از راہ مہربانی میری امت
کی ساتھہ معاملہ قبض روح بآسانی فرمانا اونپر دست سختی دراز کر کے محمد کا دل نہ دکہانا
کہ یہ نہایت نازک و ناتوان انمین طاقت تحمل سختی کہان اوسنی جواب مین بدست بستہ
عرض کیا ای کشایندۂ عقدہاے لاحل شفاعت طرازی وے جوہر کان دین پناہی
و امت نوازی جو آپ کی زبان گوہر فشان سے آج یکبار تراوش فرماتا ہی وہ حکم ہر
روز ستر ہزار بار بارگاہ بی نیازی سے شرف اصدار پاتا ہے پہر میری کیا مجال ہے
کہ اونکی ساتھہ سختی کرون یا خالی ذہنی سے دم بی ادبی بہرون اس مقام پر عاصیان بہت
اگر غیرت کو کام فرمائین تو جای انست کہ شرم سے آب ندامت مین ڈوب جائین بیت
مولف حیف بہولی نہ جسے یاد ہماری یکدم ٭ بہول کر بہی نہ کبہو یاد کرین اوسکو ہم
جب اوس پنج نوبت نواز سروری چار بالش نشین افسری کی چرخ پنجم پر رسائی
کی نوبت آئی اوسکی موکل نے غبار راہ کو طوطیاے چشم کیا تسلیم بجا لا کے نور
نگاہ کو راہ قدوم مین بچھا دیا یہان حضرت لوط نی تسلیم ندر پکڑی اور نور نظر سے
چہرہ خورشید منظر پر گل افشانی کی اور حضرت خلیل اللہ نے ہزار جان سے قربان ہو کر رفعت و
عظمت سامی ہو کر ادای مراتب آداب و تسلیمات سی میہمانی حضرت اسمعیل نی دیدار مبارک سے
دیدونکو آب روشن دیا اور پیر کنعان نی بارادت تمام اس پیغمبر جوان بخت کی آنکھونکو بوسہ
دیکر کنار عاطفت مین لیا سپہر ششم پر مالک دوزخ سے دیر تک گرم بزم ملاقات رہی حضرت

دیدۂ یعقوب کی مانند تازہ نور آیا تسلیم غلامانہ بجا لایے اور حضرت سلیمان پریان و
دیو جنکے فرمان پذیر تھے اس خاتم فیض تمکین سلطان روی زمین زیر نگین خاتم
سلیمان کے استقبال کو فراز تخت جواہر طراز سے فرود آئی حضرت داؤد نے کسب
زیارت فرمایا ترانۂ تسلیم بصورت رنگین زبان شیوا بیان پر آیا وہان سے عنان
گلگون سما پیما اوٹھایا تو چرخ چہارم کو قدوم میمنت لزوم سے عرش ہفتم پر پہونچایا
وہان دیکھا کہ حضرت موسی صاحب ید بیضا چار بالش رفعت پر بکمال جاہ و جلال
مربع نشین ہین اور آپ کے انتظار قدوم سے قرین مرحبا خیر مقدم کہکے نہایت
تعظیم فرمایا تحصیل دولت ملازمت سپاس اداے مراتب تسلیم فرمایا حضرت
موسے کی مان اور حضرت آسیہ اہلیہ فرعون نے یہین آپ کی زیارت
حاصل کیا اور اوس قرۃ العین رسالت کی دید سے ٹھنڈا دل کیا اس فلک
پر دیکھا کہ ایک فرشتہ بڑے کروفر سے ایک کرسی پر برنگ نقش مراد بیٹھا ہی
تعظیم کو اوٹھا اور مراتب تسلیم و آداب بجا لا کے برنگ غنچہ زیر لب وا تبسم
دیکے کہا مرحبا یا رسول اللہ آجتک کسی پیغمبر کا دست حوصلہ آپ کی پایۂ رفعت
کی برابری کو نہ پہونچا نہ یہ پایۂ والا کسی نبی بزرگ کے ہاتھہ آیا ہین
آپ کی امت گرامی پر زیادہ تر از مادر و پدر مہربان رہتا ہون اتنی دلجوئی
کسی کی نکی جتنی انکی کرتا ہون اس فرشتہ یکتا کی چار بالش جلوس یعنی تخت
رفعت مانوس کے چار گوشہ تھے اور ہر ہر گوشہ مین سات سات لاکھہ پایۂ
زر سرخ و سیم سفید کی دائین اور اوسکے لاکھون فرشتے خوبصورت نیک منظر
خدمت پر آمادہ بائین کرورون ہیبت شکل گران ہیکل اشتلم سیرت درشت خو

تجمل سواری جہانکنا نیچے قاف سے پر یونکا بچشم حسرت تاکنا بہشتون مین بادہ
مستی سرور سے طاؤسان طناز کے رقص دیا کوبیان نوبران چمن خلد کا
بنا و خوبان خلد کا سنگار عالم آشوبیان عنادل کی غزلخوانی مرغان زمزمہ سنج
کی گویائی خوش الحانی القصہ اسی جاہ وجلال کروفر سے وہ فرمان فرمائے
عالم ایجاد شہریار شہر رحمت آباد فلک اول پر پونہچا جبریل نے ایک دروازہ پر
کہ یکڈال یاقوت سرخ کا تھا دستک دی اسمعیل فرشتہ نے کہ موکل باب تھا خیر مقدم
کہکی دروازہ کہول دیا وبہ ادب تمام تسلیم بجالا کے ساتھ ہولیا اسی آسمان پر
حضرت آدم علیہ السلام نے کہ ایک تخت مروارید پر رونق افروز تھے اپنے نور چشم
گرامی گوہر یتیم حبیب سبحانی کے دیدار قرۃ العین رسول الثقلین کی دید سے دیدۂ
دیدار جو کو روشن کیا اور فسحت اباد سینہ اشتیاق گنجینہ کو ساز و برگ شگفتگی
وخورمی سے چمن چمن گلشن جو جو عجائبات یہان نظر آے خامہ دوزبان
کی کیا قدرت ہے کہ اوسے لکھ سکے اسیطرح آسمان دوم پر گذار ہوا کہ یک
تخت زر سرخ کا تہا اوسکی موکل نے خاک سم سمند آنکھون پر طلا کر کے ہلال رکاب
برکت انتساب کو بوسہ دیا ساتھ ہولیا یہان علاوہ دیگر نادرات کے
ایک فرشتہ ملاحظہ فرمایا جسکے ساٹھہ سر تھے وہر سر مین ہزار زبان وہر
زبان سے بلغت جدید برنگ بلبل ہزار داستان تسبیح خوان جب چرخ سوم
سے دوچار ہوئے ہزار ہا عجائبات نو آئین سے پنجہ تماشا کو رنگین فرمایا
یہین آپ کی دیدار جمال روز افزون سے یوسف کنعان کی آنکھوںمین کہ ایک
مدت سے زندان انتظار مین بیٹھے تھے اور آپ کی چاہ کا زلیخا صفت دم بھرتی

باآب وتاب آگے آگے نور ساق عرش کے دستیان یکہ بردار ونکے ہاتھ مین
ماہ درخشان قندیل مہتاب لیے ساتھ مین پس وپیش ملائکہ کی قطار دائین بائین
فرشتے بیشمار براق سامرکب فلک تک سواری مین اہتزاز باد بہاری مین
علم اقبال پر پرچم نور بران خواصی مین جبریل ادب کے مورچھل سے مگس ران
چوامین نوبت روانگی کی آئی نوبت نوازان قضا وقدر نے کوس گردون
پر چوب کہکشان لگائی آگے آگے نقیب اقبال بولتا ہوا پیچھے پیچھے پری
چہرہ دیو ہیکل یعنے براق صبارفتار گہونگہٹ کرکے ناز و انداز سے اپنے نگین
میزان کرشمہ مین تولتا ہوا مرغان سحر خیز نوبتیونکی طرح نوبت بنوبت
ترانۂ بشاشت سے نغمہ ریز پریان قاف مین سرود سرائے نغمات دل آویز
ملائک تسبیح خوان مجردات لامکان نوائے درود سے شیرین زبان سارا
عالم آپ کے گیسوے عنبرین کی خوشبو سے مہکا ہوا پیشانی پر کوکب بلند
اقبالی چمکا ہوا خلا و ملا مین فروغ شعشعہ تجلی سے عالم نور کا لمعان شوشعہ
دین دل افروز سے از زمین تا آسمان سمان شبستان طور کا لاہوتیونکی تسبیح
وتہلیل کا غوغا ناسوت سے لاہوت تک اس عارج معارج رفعت کے معراج
کا چرچا عرشیونکے ہجوم سے نسیم وصبا کو راستہ ملتا تہا وفور ازدحام سے
ملکوتیون کا بدن بدن سے چہلتا تہا آوازہ ملائک سے گنبد گردون کا گونجا
پیدا صدا ای دور باش سے دبدبہ وشوکت سواری ہویدا بہشتون مین نوید
آمد آمد کی شادیان حور و نین مژدہ دیدار جمال کی باخود ہا مبارکبادیان اونچے سے
خوبان خلد کا چلمن مژگان کو دردیدہ سے اوٹھا اوٹہا بغرض تماشای

حیف ہے تم کو عصیان کا شعار — موے خالق سے محمد شرمسار

حیف ہی امت تو ہوئی بدخصال — کہینچو خالق سے ہمیں انفعال
ایک دن جو دیکہا خواب ہوجائیگا — اوریہ میخانہ خراب ہوجائیگا
پہر نہ پیمانہ نہ ساقی ہوئیگا — کچہہ بجز باقی نہ باقی ہوئیگا
سخت جاے شرم ہی کچہہ شرم کر — کچہہ بہی غیرت ہی تو نجات دوم

جب حضرت جبریل نے یہ پیغام در دالشیام جناب احدیت مین پہونچایا جواب باصواب آیا کہ میرے حبیب امت بیمار کے طبیب سے کہو کہ شیشہ خاطر عاطر مکدر نہو دامن اندیشہ غبار ملال سے پاک رہے اور امت کی جانب سے ہیباک دوست کو کیا حاجت ہے کہ کچہہ کہے نظر ایثار رحمت میرے دست فیاض پر رہے ہر فرد امت کی تبدیر روز حشر ایسا ہے براق باصناف طمطراق بہجوا ونگا اور پچاس ہزار سالہ راہ پل صراط کو طرفۃ العین مین تیرے دشمنونکے رشتہ امید کی مانند قطع کروا کے خلد مین لاونگا او سوقت وہ خورشید سماے رفعت چشمہ ورن جو دماہ طاعت براق اقبال برق رفتار پر سوار ہوا سر رشتہ نور علے نور نیکا ہوا شوخی شبدیز خامہ جہان سمای درجولانکہ شرح تجمل سواری آن شہسوار عرصہ دنی کیا ان تعرب بارے اللہ اللہ او سوقت کا تجمل و شان طاق ترتب کوکبہ و نشان اگر رقم کیا جاے تو یہ مختصر تو کیا ہے مطولات مین نہ آے نہ سماے از عرش تا فرش ملایکہ کی دہوم ہر طرف فرشتونکا ہجوم کواکب کی قمقمی روشن روشن جادۂ کہکشان صاف و شفاف تر از صحن روش گلشن سواد صحرا مثل سبزہ زار خضرا کے سرسبز و شاداب آبیاشی سقای شبنم بہاری سے ساری

کی جسم پر آئیگا محمدؐ کا دل ٹوٹ جاے گا اگر خدا نا خواستہ اونکا ایک رونگٹا بل
کہاے گا محمد ہزار جان سے پریشان ہوجاے گا اگر اونکی پیشانی پہ حرارت آفتاب
محشر سے عرق آیا پر زہراکا زہراپانی ہوگا وہان جسم پر گذریگا یہان صدمہ
جانے کا ہوگا صدا اے آہ امت کان تک آگئی تو بہشت مین اس امی کی آنکھہ سے نید
اوڑ جاے گی محمدی بہائیونکو مقام مباہات ہے کہ ایسا پیغمبر جان نثار رہات آیا ہد
ہیہات اگر اوسپر سو جان و دل سے قربان نہون بغاوت کرین سر تہ قربان
نہون چشم انصاف ذرا کہولین اور اپنے اعمال کو اونکی میزان کرم مین تولین
حیف ہووے تو اسطرح ہمارا غم کہائین اور ہم اونکے فرمانکو بجا نہ لائین بلکہ
سنکو بہی جائین آخر اور بہی تو انبیاے کرام ہین کہ تہلکہ حشر مین نفسی نفسی اونکا
کلام ہوگا اور انحضرت کو وہان بہی امتی امتی ورد زبان ہوگا اپنے پیارے
نواسون کو صرف بخشایش امت کے واسطے صرف راہ خدا کیا آسانی موت
کو لیے سختے سکرات اپنے نفس نفیس پر لیا خود معصوم تہی مگر بیداری ورویا
مین رو یا کیے اور آنسونکے تار مین سلک دانہ ہاے یاقوت لخت دل پرو یا کئے

مثنوی درد از مولف باسوز و گداز

هم سیہ کار اور محمدؐ شرمگین
ڈوب مرنے کی یہ جا ہے مومنین

گر نہ اونکے راہ پہ آج آئینگے ہم
آہ کل کیا منہ اونہین دکھلائینگے

آہ ہم کرتے رہین عصیان بدل
اور خالق سے محمدؐ ہو خجل

ایک دن انجام مرنا ہے ہمین
باغ دنیا سے گذرنا ہے ہمین

شرم کی جا ہے خدا کے روبرو
منہ دیکھانا ہے محمدؐ کو کبھو

فرمایا یا اخی جناب احدیت مین عرض کر کہ گستاخی معاف محمدؐ براق پر سوار
نہوگا پیادہ پابالراس والعین حاضر ہوکے شرف آستانہ بوسی حاصل کریگا
یون چلنے کو کب جی چاہتا ہے کہ آج اوسکو سلطان دو جہان خسرو زمین و زمان نے
یہ منزلت عطا فرمایا کہ تو لینے کو آیا قبائے نور در بر ہے تاج قرب بر سر ملایک
کے رسالے زیب عنان ہین اور پری شمائل فرشتونکی پری تہ فرمان
خاصہ براق تہ ران ہے حور و غلمان مگس ران حوران خلد استحصال سعادت
پابوس کے آمادہ ہین انبیا و فور ادب سے پیادہ افلاک پر آمد آمد کی دہوم ہے
لاہوتیون کا پیش و پس ہجوم اور کل میری امت ناتوان عریان و بیسرو سامان
تنہا پریشان پیادہ پا پر ارمان تہی دست شکستہ خاطر فاقہ مست خجالت معاصی
سے شرمسار مصائب حشر مین گرفتار ہوکے ایسی حالت زار مین بادل بزار
پل صراط سے کیون کر گذریگی اوس دریائے ناپیدا کنار سے کسطرح گذارا ہوگا
بیچارے شکستہ حالونکا بیڑا کیون کر پار ہوگا اوس دشت گرم پر خار مین گہبرا
کر کہڑا اینگے گر نیگے خصوصا میری امت نہایت نازک نازپروردہ سختی حشر کی متحمل
کیون کر ہوگی فرش نازک گل جنکو خار ہے دشت خار اکیون کر قطع کرینگے جو
متحمل شوخی باد صبا کے نہون صرصر حشر کے جہونکے کسطرح سہینگے قسم اوسی خدا کی
جسکے قبضہ اختیار مین محمدؐ کی جان ہے آج جو سختی او سپر ہو بجان منظور ہے مگر
کل صدمہ اوسکی امت خستہ دل کا ندیکہا جائے گا مین ہرگز براق پر سوار نہونگا
جبتک خداوند کریم وعدہ اونکے تیمار کا نفرمائیگا ہمت امت نوازی سے دور
ہے کہ مین عیش و عشرت کرون اور اونپر وہ صدمے ہون حاشا اگر کچھ صدمت

دم یا لونکے بال مسلسل ہین گردن پرنور کا جلوہ یا رق جیسے تاریکی شب یلدی ہین نمود صبح صادق یا شعلہ شمع فروزان زیر داماں فانوس خیال خان یا گردن محبوب سلسلہ

گیسوی پیچان ترکتازی مشکین قلم شہبار طیر در مدحت گرامی براق سپہر سیر

وحش اللہ ازان رخش کہ رخشان رخش — غرۂ خوشگہری چون چمک شمع سحر

آن سبک پا کہ اگر چرخ زند بر سر چشم — دیدہ را گو ہر کوشی نشود ہیچ خبر

تا ازل رفتہ ہمی آید و یک گام ہنوز — نگہ از دیدہ بیرون ندہد ہیچ بشر

برق وہم از سر افلاک نیارد بر جست — گر نگرد و سبق تیز نے آتش از بر

در رکابش نتوانست رسیدن یک گام — سایہ ہر چند عنان ریخت چہ برسد بدگر

در ہوا باز کند بال عقابی و بہ بحر — سید ہد داد نہنگ از فتدش زانش گذر

زین سبکپا چو سر راہ ردیفی بگرفت — تنگ تر تنگ شدہ قافیۂ باد سحر

تا کشاید گرہ ہم پیش بست سپہر — تنگ تر منطقہ کاہکشان را بہ کمر

گر بجولانگہ نظارہ کند طاوسے — داغ حسرت بنہد بر سر طاؤس نظر

چرخ گردی کہ بہ دی شود از گرم عنان — صد بیابان بتقضا ماندش از ہم صرصر

در شود قطرہ زن آن بحر روان در دریا — نیم سم تر نشود تبسم چہ برسد بدگر

در بیابان تگش کان زتہائی خالیست — سلمی را اگنی از سد شود شش سلم در

وہان حضرت جبریل نے فرمایا یا رسول اللہ جلد اس مرکب نازک جلد آہو شلنگ عرش آہنگ صبا رفتار پری رخسار صرصر خرام گران رکاب سبک لجام پر سوار ہوجئے عالم بالا مین گلگشت گلزار قدس کیجئے ملایک رکاب مین چلنے کو آمادہ ہین انبیا در خلد پہ استقبال کو استادہ او سوقت آپ نے آب دیدہ ہوکے

اوس خسرو شیرین زبان کو مراتب یقین کے تلقین کرتے ہوے تا بہ بطحی لیگئے وہان سے
ستر ستر ہزار فرشتہ متناسب الوضع خوشرو دو نو طرف جلو مین تھے یہان
دیکھا کہ ایک براق باساز و یراق صورت طاؤس طناز یال عنبرین زلف
بتان کی طرح باز خال عیب سے خالی یال بال حسن گلوسوز و جمال دل
افروز سے بھرا استادہ ہے تیزی مین گویا برق ہے یا باد پا نہ سالہ بادہ ہے
جولانی گلون خامہ براق در مضمار صفت براق چہرہ زیبا سے شوخی معشوقانہ
پیدا ہرین سو سے طراز طرہ جعد محبوب ہویدا خوشخرامی مین کبک دری رفتار
مین سرو چمان کہیے یا پری قد و قامت بقد ریا بوسیکروی مین نسیم صبا
کہو یا بو چہرہ تا بگردن رشک چہرہ حور آنکھین جادو چشم بد دور پری رخسار
شیرین گفتار ملک خصایل حور شمایل گوش مانند گوش فیل کفیل خوشنمائی
گردن بسان گردن شتر مینائی پونچھ وہ کہ جسکی خوبی نہ پونچھو گویا دستار
حسن پر طرہ لگا یا یا چمن خوبی مین سرو روان وازگون آیا سینہ
ہمانند سینہ زن حسینہ و دقبہ نور منودار جیسی دو موزون بہشتی مین
دو نار **بیت از غزل مولف** دیکھی دو سینہ تو توہاتی ہی ملکر رہیگا
دل پڑکر وہین پہلو مین نکلکر رہیگا ۔ سر چشمہ جمال مین برابر دو حباب تھا کہ مرد
پر ہتو تھا عالم شباب یال بتون کے مشکین بال کی طرح سلسل و پیچدار
بوباس مین غیرت مشک تتار و ساق اقبال پر اوسکی پیکر کے دو نو جانب
پر و بال جا بجا جسم نگارین مین موقع مناسب پر خال مگر خال خال سینہ خوشنما
تر از سینہ شہباز گردون پرواز برق سرعت ابر حرکت باد پا رعد آواز گاؤ سم نگارین دم

در ذکر معراج گزیدہ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ
ایک شب کہ وہ بدر منزل شرف کمال دریای فیض و نوال مہانی کے مکان مین بستر
راحت پر سوتا تہا یعنے آنکہین بند و در دیدہ دل بیدار کہلا تہا یکایک آواز شہپر جبریل
کان سے اوس کان صفا کے شنہا ہوئی بمجرد سننی کے بیدار ہوا ہوئی دیکہا تو سنا
کہ کہتا ہے خداوند نے یاد کیا طلب فرمایا ہے بندہ لینے کو آیا ہے فی الفور آپ
نے قصد وضو فرمایا رضوان کوزہ یاقوت آبدار آب کوثر سے لبالب لیکرہ وبرہ
آیا بعد وضو حلہ بہشتی قد رعنا پر راست کیا اور گیسوے عنبرین کو شانہ مشکین سے
آراستہ کرکے عمامہ کو سر بزرگی دیا یہ وہ دستار تہی کہ ساٹھ ہزار برس پیشتر پیدائش
آدم علیہ السلام بندہی اور چالیس ہزار فرشتی اوسکی گرداگرد کہڑے صف
تہلیل رہتے اور حلقہ باندہ کر تسبیح پڑہتے نعلین نے مردین کو مشرف پابوس فرمایا
ستارہ بخت اوسکا حضیض انتظار سے اوج کامیابی پر آیا پہر دستوری مین
حضرت جبریل آمین انکے ہاتہ مین ہاتہ دیکے بوفور رسبا ہات بیت الحرام مین لائی
وہان تجدید وضو کے لیے لب آب زمزم آسے وہانسے زمزمہ سنجی شکر وثنا کرتی
ہوے گرد کعبہ شریف کے پہرے طواف فرمایا فی الجملہ حطیم مین استراحت کے
لیے ٹہرے دامن طبع کو گرد غبار و ملال کسل راہ سے صاف فرمایا وہان حضرت
جبریل نے بمعاضدت میکائیل سینہ صفا گنجینہ سامی کو کارد قدرت گرامی سے
پہر چاک فرمایا اور آب تسنیم سے پاک پہر یارسے بارے سرمایہ عرفان
باری و دولت خلوص جباری سے بہر دیا او زخم کو مرہم صناعی صانع
حقیقی و مددادای حکیم تحقیقی سے فی الفور ر ی ی سے دیکہا کی جیسی کا تیسا کر دیا وہانسے

نہ تھا حق تو یون ہے کہ وہ مہر درخشان ظل الٰہی خود سراپا نور تھا سایہ کہانسے
آتا تمام عالم کو زیر سایہ بسایا مگر آپ کے قدم تک نہ آیا **بیت مولف**
لی اوڑہین آنکھون نے پریان کہ کرین ہمسر چشم ٭ سایہ قد نہ کبھو تا قدم یار آیا **ایضاً**
سواری آفتاب مین جاتی تو رنگت آسمان کی بدلی نظر آتے ابر سایہ افگن
استقبال کو بڑہا آتا خورشید حجاب سے گہٹا جاتا دہوپ مین بیٹھتے تو ابر باران
تعظیم کو اوٹھتا اوٹھتے تو خورشید خجالت سے بیٹھ جاتا **ایضاً** وحوش نے آپ
سے بزبان فصیح باتین کین حورین بہشت سے زیارت کو آئین جب آپ نے
پیشین گوئی کی کہ وحی یوحی تہی شہرت تمام قلمرو گیتی مین علم دین متین بلند
ہوا محو یک نقش سحر و نظر بند ہوا شعشعہ ملت از شرق تا غرب پہونچا عالم گیر ہوا
جس کی کشش گردن تابے کی تہ شمشیر ہوا رومی بادہ آشام یقین ہوے شام مین
روشن چراغہاے دین ہوے ایران مین دین محمدی کا ڈنکا سوختہ
آتش تہنیت اسلام از چین تا لنکا ہوا بتون نے قباے توحید قامت دل زنارین
پر سجا چار سمت ہیبت اسلام کا نقارہ بجا ہے چند بہتون کو قلم و نبوت کا
راج ہوا پر قدمائی کسکو معراج ہوا یہ معجزہ بہی خاصہ ذات بابرکات ہے
اور احیاے موتی تو ادنے بات ہے اوس بلبل بوستان کبریا و عندلیب
گویاے گلستان خدائی کے ہزارون معجزات حیرت سمات ہین کہانتک زیب
رقم کیے جائین دشوار ہے کہ حیز تحریر مین آئین لیکن تا مشتاقون کا گلا سیرے
گگی پر نہ ہے کسیقدر قلمی کرکے اب براق خامہ براق کو جولان گاہ شرح معراج
مین جولان کرتا ہون خالی کرامت سے نہین کہ دریا کو کوزے مین بہرتا ہون **باب چہارم**

یہ قوتین کہان تھین شاخچہ بندی نکر اصل بات بتا جب مین سنے ہر قسم کی قسم
شدید کہایا ہادی مطلق میرے یگانون خردبیگانون کو کجروی سے راہ راست
پر لایا سب معتقد خیر الانام ہوے مشرف بدولت اسلام ہوے وامان دین
متین پر ہات مارا پرستش عزا پر لات مارا ایضاً کنکریون نے دست مبارک مین
ترانہ سنجی ترانہ تسبیح کیا درختون نے روبرو داد سجدہ دیا جسم اطہر سے بوی
مشک آیا کرتی بلبل ہزار جان سے گل رخسار پر مرتی قامت سے آثار قیامت
پیدا اوٹھی رفتار سے روش سرو خرامی ہویدا جس راہ سے گذرتے کوچے خوشبو
کرتے بیت مولف بدن تھا یا سمن یا نسترن تھا   الٰہی قد تھا یا سرو چمن تھا
ہر تار مو نافہ تتار و چین تھا خوشبو تر از عرق گلاب اب چین جبین تھا جب وہ
سرو خرامان چمن یکتائی کا شمشاد جہان گلگشت کو جاتا پہول پہول کر قبا ی
گل مین نہ سماتا نسیم و صبا کر دماغ نہ ہاتہ آتے گلونکے رنگ غیرت سے بو ہوکے
اوڑ جاتے ایضاً کسی ضعیفہ نے اپنے لڑکے کی شادی مین سب سامان مہیا کیا مگر
عطر نہ میسر آیا آنحضرت سے طلب فرمایا جس شب کو تقریب عروسی پیش آئی تھی
آپ نے چند قطرے عرق پیشانی کے جسکا ہر دانہ گوہر نایاب تھا اور خوشبو مین
دانہ مشک ناب عطا فرمایا کہ اوسکی بو سے گھر بس گیا بجاے عطر سہاگ
دولھن کے کام آیا اوسکے پیٹ سے جو اولاد ہوئی کئی پشت تک مہکا کی جسکے
رایحہ فرحت افزا سے نسیم و صبا راہ بہکا کی مشہور نزدیک و دور ہے کہ
جو آپ کا متلاشی آتا خوشبو کے پتے سے پتا پاتا احیانا جو سوے صحرا جاتے اشجار
و حیوانات تسلیم و تعظیم بجا لاتے ہجوم لطافت سے جسم نورانی کے سایہ

پیش آتے سمجھاتے کہ محمد کے پاس جانا اچھا نہین وہ خدا کی راہ پر ہماری بتون کو
گالیان دیتا ہے اللہ واسطے بت پرستون کو جادۂ سلوک آبا و اجداد سے برگشتہ
کر لیتا ہے مبادا تجھے بھی برگشتہ کری خالی ذہن پاکے کچھہ بھرے پر چونکہ وہ عاشق
زار تھا اور آپ کے چشم نرگسی کا بدیدہ و دل بیمار بر اخفش کی طرح سن نا سن
لیتا کچھہ جواب ندیتا بکریونکو کہین چراگاہ مین بند کر بکشادہ پیشانی آپ
پاس چلا آتا اور صحبت کیمیا خاصیت مین بیٹھہ کر لذت زندگانی اوٹھاتا ناچار بیچاری
بکریان بیچاری گہانس کی کانٹا ہو گئین دودہ دہوان ہو گیا پوست استخوان رہگئین جو
کچھہ لوگ کہتے سنتے سنتا پر بدستور باغ صحبت سے اوس گلشن شاداب کی گل مراد
چنتا جب قریب ہوا کہ وہ سرچشمہ جود و نوال خورشید سپہر کمال جانب
مدینہ منورہ روانہ ہوتاب نہ لاکے علانیہ ایمان لایا و کام دل و لب زبان کو
حلاوت کلمۂ طیبہ سے شیرین فرمایا اور جو صدمات پند اقربا و سختیہای طعن
و تشنیع اصدقا اوٹھایا تھا و جو دست ستم چارپایون پر دراز فرمایا سب آنحضرت
کو کہہ سنایا آپ نے اوسکی سادگی پر غنچۂ دہان شکر شکن کو لبریز تبسم فرما کی
بکریونکے گلّہ کو طلب فرمایا جو ہین اونکے پشت پر دست شفقت پہیرا دن
پہر گیا فربہ ہو گئین بہیسونکی برابر دودہ دینے لگین ناتوان بینون کو
شرمساری ہوئی ناواقفون پر حیرت تاری سبہون نے کیفیت پوچھا
تو اوسنے کم و کاست کہہ سنایا پر سبہون نے مزاح تصور کرکے تصدیق
نکیا یہہ امر کسی کے قیاس مین نہ آیا کہنے لگے بیہودہ نہ بک رہے سچ
کہہ بکریان کیونکر ایکبارگی ایسی ہو گئین بالفعل کے آدمیون مین

دستم از دست رود دامن دل از کجاست **ایضاً** ایک عربی نے اوس جوہر فرد
یکتائی سے عرض کیا میرا باپ نابینا ہو گیا کچھہ اوسے نظر نہین آتا اوسکے کوری سے
مجہپر اندہیرا ہے ایک نہین بہاتا روشن ہے تمام جہان میری نظرون مین کیون
نہ تیرہ ہو جب آنکہون سے معذور میرا پدر پیر ہو آپ کی عین عنایت سی یہہ چشم رکہتا ہون
کہ ایسا دعای اعجاز نمائی فرمایا جاے کہ آب رفتہ پہر چشمہ مین آے اوس غمدیدہ
کی آنکھہ چشمہ خورشید کی مانند روشن ہو اور ناتوان بینان کور باطن کا سینۂ کینہ
گنجینہ داغ رشک وگل ہاے حسرت سی چمن چمن گلشن ایک نظر مہر و ایک
اشارہ چشم نرگسین سراپا سحر کا درکار ہے کار کیا دشوار ہے آپ نے بہ نظر کرم
اوسیدم طلب فرما کی کچہہ دم فرمایا طرفۃ العین مین نور بصارت جو کافور ہو گیا
تہا بعینہ پہر آیا اوس نیک اختر کی دیدے تارے کی طرح چمکنے لگی روشن ہوسے
کوردرونان چشم حیرت سے آئینہ کی طرح منہ تکنے لگی غرق چشمہ حیرت اعجاز بیعمبر
آخر الزمن ہوئی **ایضاً** ایک لڑکا کسی عرب کا طفولیت مین یتیم ہو گیا ناچار وہ
نونہال سرابستان جمال زمانہ کی ہاتھہ سے نہال نانہال مین رہتا پرورش پاتا
وہی اسکو یتیم سمجہہ کر گوہر اشک کی مانند آنکہون سے پالتے یہ اونکی بکریان چراتا
جب وہ متعصب بیگانہ سبزہ آغاز ہوا بکریونکو مرغزار مین چہوڑ کر واسطے
کسب سعادت کے آن حضرت کی پاس کہ اون روزون آوازہ جمال آپکا
عام تہا اور شہرہ کمال کا شہر و دیار مین نور ماہ درخشان کی مانند طشت از
بام چلا آتا اور آپ کی حلاوت پند و عذوبت نصایح لب شکر خند سے لذت
اوٹہاتا بکریونکو بحال خود رہا کرتا آپ آپ کی خدمت مین رہا کرتا ہر چند سب اقربا مما نعت

دنی ہزار داستان مرغ شاخسار تدلی بہزار عزو تمکین تخت زنگارین پر جلوہ فرماتہا
اور گرداگرد پیش و پس صحابہ کرام برنگ گلہای بویا زیب بزم عزا ارضی تا ثریا
عالم نور تھا ہر ذرہ مین جلوۂ ہو رتھا کہ یکایک کافران روزگار برگشتہ زور نحشتہ
سیاہ روز آپ کی پاس آی اونی پاس ادب زبان زیان نشان پر لائی کہ اگر آپ
اعجاز سے چاند کو دو ٹکڑی فرمائین تو البتہ ہم ایمان لائین آپ نی انگشت قدرت قضا
درشست جانب آسمان اوٹھا ایک اشارے مین چاند کو دو ٹکڑی کردیا اللہ اللہ نظر تھی
یا اشارہ ابروے قدرت قدیر تھی پلک مارنی کی دیر تھی مسافران دو دست
دیکھکر حیرت مین آئے کفار ناحق شناس سخت گہبراے از ماہ تا ماہی جسکی یہ نظیر تھی غش
کیا ارباب نظر یہ حیرت مین آے کہ غش کیا راجہ بہوج والی ہند نادیدہ ایمان لایا
سفیر و ہدایا بدریوزہ ہدایت روانہ خدمت بابرکت فرمایا ایضاً ایک روز
کہ بفیروزی روزگار دست بیضا نمای بجای خود نوروز تہا اور ہر ذرہ مین
شعشعہ کرامت کا بروزدہ خورشید تابان سپہر نبوت گرم عالم افروزی تہا اور آوازۂ
حُسن سیرت وصورت اوس یکتاے عالم قدس کا آویزۂ گوش گلوسوزی
ایک اعرابی خدمت مین حاضر ہوکے عرض کرنے لگا کہ ہر چند ایمان لا چکا ہون
تکمیل کے واسطے آرزومندی یہ ہے کہ ایک معجزہ دیکھون یعنے یہ درخت جو
سامنے دست بستہ کہڑا ہے اجازت پاؤن تو اوسے حکم طلب سناؤن وہ
اپنے پاؤن سے چلا آے مین آنکھہ سے دیکھون آپ نے اوسکی سادہ دلی
سے شاد ہوکے ارشاد فرمایا جا کہہ آ ہنوز اوس نے لب طلب نہ ہلایا تہا کہ درخت جنبش
مین آیا اور یہہ شعر زبان حال پر لایا بیت مولف جانم کار بجا نست بگو یار کجاست

غیب کی خبر دیتی ہر چند آپ کی معجزات بدیعہ کا بیان کب ہوسکتا ہے جسکی تصور
سے قلم دو زبان کو یکقلم سکتا ہے اوس گلستان رسالت کے ہزارون
معجزے ہین ملائکہ کی قدرت نہین کہ عشر عشیر اوسکا لکھہ سکین اوس طومار
ناپیداکنار کا لکھنا محال کو ممکن تصور کرنا ہے اور دریای زخار کو کوزے
مین بھرنا لیکن بدین خیال کہ شائقین بالکل محروم نرہین وہ بھی شاید میرے
لکھنے پر کچھہ کھین بفحوای مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند کلمہ بمنزلہ حرفے از دفتر
و دانہ از خرمن قطرہ از دریاے ناپیداکنار و مشتے از خروار باوجود اعتراف
قصور لکھنا ضرور ہو و نہ ضابطہ تصنیف سے دور بات سوم در سحر طرازی خامہ
شنگرف نگار مشتی از معجزات آن افسر انبیا و قبلہ ابرار عمدہ ترین معجزات گرامی نامہ
فرقان نامی ہے کہ باہمہ تجدد کمال اوسکی ایک صورت کا جواب کسی صورت سے
علماے و شعراے کفار سے نہوسکا اور یہ معجزہ تا قیام قیامت قائم و برقرار
رہیگا متبحرون نے ہر چند زور کیا و زور مارا جیون جیون بتائی رہے بات
بگڑتی گئی آخر مان گئے منشیان دبیر طراز شنگرف سنج نادر نگار کے کہ جنکو بڑے
دعوی تھے اوسان گئے دوسرا معجزہ جو حضرت علی بن ابیطالب و عبداللہ ابن
عباسؓ سے مروی ہے یہہ ہی کہ ایک شب کہ چہاردہم تھی اور تمام سبزہ زار
خضرا گلہای کواکب سے صحن چمن تھا اور راہتر از نسائم آوازہ پیغمبری سے اوس
گل گلزار اعجاز کے سارا باغ روزگار عنبرین گلشن بساط مہتاب چاندنی کی مانند
بسیط غبرا پر بچھا ہوا اور نگیر اشبنم کو اڑا ہوا پر ہر طرف کہینچا شبستان سپہر جو غنچہاے
نجوم سے چراغان انجمن گردون گلہاے انجم سے غیرت گلستان وہ بلبل حدیقہ

لبیک دیا آپ کو پرورش کے لیے حسب المطلب ابو طالب کے سپرد کیا اونہین کے دامن
عطوفت مین آپ نے قباے طفولیت قبا کیا اور گریبان شباب کو گلہاے مراد سے
زیب و زینت دیا چنانچہ جب عقد اول حضرت خدیجۃ الکبرے کے ساتھ ہوا سن
شریف آپ کا تیس برس کا اور وہی ابتدا از مانہ ہے نزول وحی کا ہر چند
ابتداے طفولیت بلکہ تولد سے خورشید رسالت پر تو انداز ہوا اس چہل سالگی
مین علانیہ تشریف بعثت سے سرفراز ہوا

سر بلندی سریر رسالت و سرورے در عہد چہل سالگی آن درۃ التاج افسر

جب مصحف چہرۂ حال سے اوس کتاب یقین فرقان یمین کے نقاب طفولیت
دور کیا اور دور نبوت قریب آیا نقاش قضا نے بطور نگار پرستی پردۂ حجاب
اوٹھا نقش مراد کو کرسی پر بٹھایا اعجاز آپکا نظر مردم پر چڑہنے لگا اور وہی خواب
مین او ترتی جو شب کو خواب مین نظر آتا صبح کو بعینہ آنکھون سے دیکھا جاتا
فتنہ روزگار سرمست بادۂ خواب ہوا خانۂ شیطان خانہ برانداز سیکڑون
کی طرح خراب ہوا مجال نرہی کہ رویا مین گذرتا اپنے بخت خواب دیدہ پر رویا
کرتا پھر تو کس بزم مین اوس شمع فروزان کا زبانون پر افسانہ نہ تھا
جن و انس ملک سے کون تھا جو اوس خیر البشر رشک پری کے انس کا دیوانہ
نہ تھا حورین در فردوس پر اوس ہو رفروغ کی تمناے دیدار مین کھڑی
رہتین اور پریان سایۂ دیوار مین پڑی آیہ برابر اوترتا جبریل وحی لیکر
علانیہ آیا کرتا ہر فعل مین قوت اعجاز ہویدا تھی بات بات مین حلاوت نبات
کرامت و خرق عادت پیدا جن کا مونکو بشر محال عقل سمجھتے آپ بے تکلف کر دیتے

یہی پیغام درد کا کہیو ؁ ؁ گر صبا کوے یبن گذرے

کون سی رات آن ملیی گا ؁ ؁ دن بہت انتظار یبن گذرے

آپ بن جو باغ یبن گذہو جاتاہے باغی منظر آتاہے پہول کانٹاہو کی کاڈ ہتاہے

بن یبن بہی کچہہ بن کہین آتی ہے وحشت عجب رنگ دکہاتی ہے از غزل مومن

گردہ ازما جدائی ہای ہای ؁ صحبت افسوس آشنائی ہای ہای

ہیچ بیداری خبر از صبح وصل ؁ اے شب تار جدائی ہاے ہای

آن لب لعل شکر خا حیف حیف ؁ وان کف دست حنائی ہای ہای

باگرفتاران دام مہر خویش ؁ این ہمہ صبر آزمائی ہای ہای

باچو نجمیم خو گر وصل مدام ؁ یک بیک چندین جدائی ہای ہای

الغرض بعد تشریف فرما ہونے حلیمہ کے آپ کی والدہ ماجدہ سرگرم پرورش و پرداخت رہین تیمار داریان کین تا عہد وفات یہ عہدہ اونہین کے سپرد رہا اور صرف دل جوئی و پاسداری ہر بزرگ خورد رہا جب آپ نے سات مرحلے مراحل زندگانی کے طے فرمایا حضرت آمنہ نے سات چہوڑا فرمان یا ایتہا النفس آیا فرشتون نے عرض کیا خدایا وہ گوہر غلطان یتیم ہو گیا حکم ہو تو ہم لوگ بالراس و العین اوسکی خدمت بابرکت سے شرف دارین حاصل کرین اور اوس پتلۂ نور قرۃ العین کو تا عہد نبوت پتلی کی طرح آنکہون مین جا دیکر پالین ارشاد ہوا مین خود اوسکا حافظ نگہبان ہون آخر کار جد بزرگوار نے بہزار جد و جہد پالا کہ آپ نے اچہی طرح ہوش و حواس سنبہالا جب وہ نونہال چمنستان بو العجبی چراغ دودۂ ہاشمی و مطلبی نو برس کا ہوا دادا نے بہی داعی اجل کو جواب

طبیعت بی اختیار تیری کمند محبت مین کہچی جاتی ہے مگر وہ وہ ریاست وخاندان
شرافت سے معلوم اور تیرے گیسوے پیچان کی شمیم جان پرور سے اور ہی
کچھہ مشموم ہوتا ہے آپ نے بکمال شیرین بیانی و بغایت سحر طرازی وشیوہ
زبانی بمضمون شعر فرمایا بیت سیماے اصالت بود از ناصیہ پیدا * از جبہہ ما پرس
حدیث نسب ما * مین افصح عجم و عرب محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون
یہ مژدہ جان بخش سنتی ہی عبد المطلب مطلب و مطلوب کو پاکے سب رنج و تردد
یاد کرکے بہولے و فور خوشی و ہجوم خورمی سے غنچہ قباے مسرت مین تنگ بر
گل خندان پہولے مرکب سے اوتر آپ کو کنار عاطفت مین اوٹھا لیا قرۃ العین
سمجھہ کے انکھون کو بوسہ دیا رخش صبا رفتار پر سوار فرما کے گھر لاے
اس اثنا مین حلیمہ اور اوسکی اعزہ بہی آئی سب برنگ غنچہ جمع ہوے وا
ابواب شادمانی دور دواعی پریشانی ہوئی عبد المطلب نے چند روز میزبانی
کرکے حلیمہ کو اضعاف ہدایا و انواع زر و جواہر سے خوشنود کرکے با دل شاد
و بامراد رخصت فرمایا اور غربا و مساکین کو آپکے تصدق مین درہم سفید و دینار
سرخ لٹایا ہرچند حلیمہ رخصت ہوکے گہر گئین پر آپ کے نور سے خالی پاکے کہو بیٹہین
برسون مدت تک آپ کو یاد کرکے بیداری ور رویا مین روئین اور انکا
تمام قبیلہ ایسے قبیل سے آپ کا ذکر خیر کیا کرتا اور آپ کو یاد کرکے روتا
آپ کا دم بھرتا اکثرونکا یہ حال ملال دوری سے تہا کہ مجنون وار لیل
و نہار کنار دشت لیلاے تصور سے ہمکنار رہا فراق یکہ سے یہ پیام درد
التیام کہتی اور ہمہ وقت یاد رہتی قطعہ گرمساز نفس سرد از جناب میر درد

گلہای گلستان ہمہ پروردۂ خار اند | عارض بنما اے گل بیخار کجائی مہ

بکشا گرہ از کار فرو بستۂ دلہا
ای عقدہ کشایندۂ ہر کار کجائی

اور آنحضرت کا یہہ حال ہوا کہ فرشتون نے اپنی پہو ہال سے چہپا براق اقبال پر بیٹہا اوٹہا لائے اور سواد مکہ مین اوس بیاض نسخہ جات شفائی شفاعت روز بال خلافت و ہدایت کو ایک درخت کی نیچے اونچے پر بٹہایا اور اوس صدر نشین سریر بہتائی سدرہ منزل یکتائی کے صدر شریف کو چاک کر کے لوح قلب پر سورہ الم نشرح لک صدرک قلمی کر کے اوسی صورت سے درست کر دیا سکہ قلب کو کامل عیار کیا اور طلاے خام کو جوہر نگار یہان تک کہ شدہ شدہ گم ہونے کی خبر عبد المطلب کو پہونچی مضطرب ہوکے با دل ریش چند قریش کو لیے یوسف گمگشتہ کی جستجو مین نکلے اتفاقات حسنہ سے اوسی درخت تلے گذرے جسکے سایہ مین وہ آفتاب میزان خوبی نو بادہ حدیقہ محبوبی جلوہ فرما تہا ناگاہ جو نگاہ آپ کے چہرۂ زیبا روی ماہ لقا پر پڑی حیران ہو کر اوس آئینہ سیما کا منہ دیکہنے لگے او بیساختہ خون نے جوش کہایا تو زبان پر آیا اے عزیز تو کسکا یوسف اور کس باغ کا ثمر کس کی آنکہہ کا نور ہے اور کس دودمانکا چراغ چراغان پرور ہے کسکے باغ کا موزون شجر ہے اور کس برج کا روشن قمر کس صدف کا گوہر شبچراغ ہے جو اس تیمی سے سایہ سان زیر درخت پڑا ہے صورت حال کیا ہے کہ آئینہ مثال حیران و تنہا کہڑا ہے تجہسے بوے یگانگت مشام جان مین آتی ہے

بہاگا اور گہر آگی جو دیکہا تہا بعینہ جاکے ماں سی کہا وہ سنتی ہی سن ہو گئین چاہتی تہین کہ مقام ماجرا پر جائین اور آنحضرت کو لائین کہ اس عرصہ مین آپ خود ہی آمدۂ غیبی کے مانند تشریف لائی اور دم استفسار مادر مہربان سے جو حال گذرا تہا فرمایا اونکے مرغ ہوش اوڑی خیالہای چند در چند پیدا ہوئی آخر کار ٹہانا اور یہی مصلحت جانا کہ اب جاؤن اور حضرت کو اونکی دادا کہ سپرد کراؤن چنانچہ اوسی ماہ مبارک مین عزیمت شہر مکہ معظمہ مصمم کرکی معہ اوس خورشید عظمت کی صورت ماہ صرف قطع منازل و کام سنج وطن رسول عادل ہوئین جب قریب مکہ پہونچین آپکو آپکا کنار عاطفت سے جدا بیٹہا تبدیل لباس کے لیے کنارے گئین پہر جو آئین تو کجاوہ خالی دیکہا آنکہین بہر آئین گہبرائین کہ الہی سپہر بے مہر ہے صدف بی گوہر فانوس مین شمع نہین برج بی قمر ہے سخت مضطر ہوکے ہر طرف ڈہونڈہنے لگین اور شمع کی مانند بزبان خاموش و دل باسوز و گداز اشک حسرت چشم پرنم سے بہا کر اوس گوہر بی بہا کی یاد مین کہتین بیت از غزل مولف

درحیرتم کہ ام کجاشش جویم ٭٭ کان رفت وخبر نکرد مارا

غزل

بر دست غمت دست دل از کار کجائی	ای مونس دلہای گرفتار کجائی
ہر غنچہ ز بویت بشکر خواب بہارست	ای چشم و چراغ دل بیدار کجائی
از قد و رخت بلبل و قمری بسر وند	ای جلوہ طراز گل و گلزار کجائی
تاچند سر اریم بتاریکی ہجران	ای شمع فروزان شب تار کجائی

کیلیے کہ سنت انبیا تھی غزالستان مین جایا کرتے آپ بچشم دقیقہ حقیقت کشاد
دیدۂ عبرت پیرا تماشاے عالم کون فرماتے وبھائی آپ کی بکریان چرایا کرتی پھر چند
ماہ رضاعی آپ کی رضا ندے تین اور بچشم نمائی خائفانہ سیر غزالستان سے
ممانعت فرماتین وکہتین بیت ای تماشاگاہ عالم روی تو ٭ توکجا بہر تماشا میروی
پر آپ کا سیر و تماشا کرشمہ خداوندی تھا نہ از قبیل لہو ولعب فرزندی بکری چرانا
نہ تھا سنت انبیا بجالانا تھا اور شہر و بر مین بحر فیضان عرفان کی بھائی کا بہانا
چنانچہ ایک دن عین صحرا مین وہ نور چشم رسالت شہباز نگاہ کو غزالستان تماشا
مین ہر سو اوڑا رہا تھا اور ایک عالم محو تماشای صورت زیبا ناگاہ حضرت جبرئیل
امین مع دیگر فرشتہ ہای مقربین مانند مرغ نگاہ ایک چشم زدن مین پشت آسمان
سی روی زمین پر آئی اور حسب فرمان قہرمان الوہیت ایک طشت جواہر نگار
مرصع مروارید آبدار کدورت سے خالی برف برق چمک سے بھرا لیتی آئی اور
ہاتھون ہاتھ اوس آفتاب برج اعجاز کو اوٹھا پہاڑ پر جا بٹھایا صدف سینہ
چاک کر کی گوہر دل معرفت منزل نکالا اور سواد نقطۂ سویدا کو اوس دائرہ
فضل وکمال کے دل آئینہ مثال سی دہو ڈالا اور پہر جو بجای خود رکہکے دست
قدرت پھیرا تو نام کو کہین نشان زخم نہ تھا مگر وہی خط کہ سر خط حسن وجمال
تھا ایک چشمہ نور ہو کی گرداب ناف سے تا گلوی صاف بہا نقطہ کی تحریک سی
خط پیدا ہوا خط زیب لوح وجود رہا نقطہ یکقلم خال رخسار عدم ہو گیا
اس واقعہ کی معاینہ سے ہر آئینہ برادر رضاعی صورت آئینہ حیرت مین آگیا
بیساختہ شیشۂ طبیعت پر غبار خوف چھا گیا فی الفور قرار کو فرار پر ترجیح دیکے

سینہ صاف نہ تھا حسن کا اک تختہ تھا
ناف گرداب شکم نور کا اک دریا تھا

چند روز تک اوس شمع دودۂ رفعت آتش بے دود گوہر صدف یتیمی و ماہ سما مکنت کو مادر مہربان نے دودہ پلایا زان بعد حلیمہ سعدیہ کو کہ دودمان سعد سے تہی سپرد فرمایا روایت راست و آراستہ صدق ہے اوس فروغ دودہ ہاشم نے شیر پستان راستی ہی پیا او رچپ برضای خود برادر رضاعی کے لیئے چھوڑ دیا طفولیت مین بہی عدل و نصفت ہی اوس میزان عدالت کو بہائی بہائی شریک نصفت کی ضد نہ پسند آئی بول و براز اوقات معین پر کرتی ستر عورت ہمیشہ جوانمردی سے مد نظر رکہتے جتنا لڑکے برسون مین بڑہتے ہین اوتنا ہر روز اوس مست بادۂ نبوت کو نشو و نما تہا اپنے کوکب اقبال روز افزون کے مانند دمبدم بڑہتا دو مہینے مین قوت نشست و برخاست بخوبی حاصل چوتہے مین ایسا چلے جیسی عاشقونکے دل پانچوین مین گوہرہای سخن صاف حقہ یاقوت سے نکلنے لگے چھٹے مین وہ سخنہای گرم شمع زبان و زبان شمع سے روشن و آشکار افروغ بخش سامعہ ہوئی کہ تیرہ بختان سیاہ رو آتش رشک سے جلنے لگی چنانچہ پہلا کلمہ جو آپ کی زبان شکر فشان سے نکلا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد تہا جسنی بتون کی کام امید کو یکقلم تلخ کیا الغرض جب آپ پتلی کی طرح دیدۂ مردم مین پہرنے لگے اور طالبین سوختہ جان پروانہ سان آپ کی آتش حسن و خوبی روز افزون پر بصد گرمی آتش مہر کرنے لگے برادر رضاعیکی ساتہہ بکریونکی چرانے

ولی شیرین تر از عمر عزیز ست * دانت سفید آبدار درخشان بجای خود سلک لال
غلطان گویا جوہری قضا نے حقہ یاقوتی دہن کو موتیوں سے بہرا تہا یا فلک حسن پر
شفق کی پردے مین غنچہ پروین کو جڑا تہا بجای خود موتیوں کی لڑی کہیں یا موتیے
کا گلدستہ جسکی رشک سے سالک کواکب تابان دلشکستہ سینہ صفا گنجینہ کی دید سے
چہرہ خورشید درخشان پر پسینا آجای اور صبح صادق خجالت سے پہیرا کہای
چوڑا خوشنما پیٹ لوح ہور تہا یا تختۂ نور اوسمین ایک خط صاف از گلو تا ناف
آفتاب چہرۂ نورانی کا خط شعاعی تہا یا سپہر حُسن پر کہکشان جلوہ نما چنانچہ
عنقریب اوسکا حال زیب رقم ہوگا ساعد دراز رشک ید بیضا چنین یکدست
خوبیان ہویدا اینی بلند و باریک جسکے حُسن بینی سے خاطر غمناک کان سرور
سرور ہو جای مطالعہ طلعت سے آنکہوںمین نور دل سے کدورت خاطر
دہو جای الحق کہ صانع قدرت نے جسم پاک کو اپنے ہاتھہ سے جمال کی سانچے
مین ڈہالا تہا جسکا کوئی خال خالی خوبی سے نہ واقع ہوا آنکہین دیدۂ دیدار
گرامی سے کسب نور کرتین حورین جسم پاک پر لاکہ جان سے مرتین اوراوسکی وحشت
گل مہتاب جو ما تہا تہا تو زلف ابر بہار * بیت ابرو تہے وہ یا طغرہ منشور وقار
چشم جادو تہے تو بینی تہی عصای بیمار * قمقمی نور کے زنہار تہے گوری رخسار

موتیا دانت تہے لب برگ گل خوبی سے تہے
کان دو نو صدف گوہر محبوبی سے تہے

منہ مین پانی بہرے دیکہے جو کوئی چاہ ذقن * جام تہا جیب اگلو او صراحی گردن
بامین دو شمع سر طور رہتین کافوربدن * ید بیضا کی طرح پنجۂ رنگین روشن

جو ازبسکہ طالب دیدار ہے ایسی صورت سے تسکین ہو قد دل جو آب کا بزنگ سرو سہی
سراپا راستی سے آراستہ تھا حشو طول وقصور قصر سے پیراستہ کتاب خوبی کی مد
بسم اللہ کہیے یا قرآن خوبی کا الف اللہ ع قیامت سایہ بان قامت او بلہ
حق تو یون ہے کہ قد کی کیا تخصیص ہے توسط و اعتدال آپ کی ہر عضو کی
صفت ہی جو جسم تھا دائرہ موزونی سے باہر نہ تھا حد تناسب سے تجاوز نکیا
موی مشکین سر مبارک بیحد ارسیاہی مین غیرت شب تار بیت مولف
بیاز و مهر با شب مار مویش ٭ تتاری در بغل هر تار مویش ٭ پیشانی
بلند نورانی صفا مین چودھوین کے چاند سے دہ چند مهر تابان کا جبہہ نہ تھا کہ
بہری کرتا بے پردہ ماہ تابان دیکھتا تو آب خجالت مین ڈوب مرتا بھوین
کم سو مقوس تھین مگر نہ وہ کمی کہ کیفیت حسن مین فرق لاتین از مثنوی
مولف نادانی اپنا ہی موسوم بعشق الٰہی لبش لعل قضا را بوسہ دادہ
قضا بر طاق ابرویش نهادہ ٭ مژگان دراز سیاہ خام جنکو کمان ابرو کا
تیر کہیے تو بجا ہی مژگان نہین گوہر غلطان حسن کی تولنے کا کانٹا آنکھین بعینہ دو
بادام سیاہ جادو ستھے یا نگاہ سرمہ گون شرمگین باحیا ہمہ عکس دیدہ نرگسین
شاہد ونکی اپنے بیار ونکی دو آراموسے رم کرنے مین آہو گیر آہوان چین و
خطا مردم کی تسخیر کرنے مین بے خطا رخساری ماہ پاری بھری بھری عیب سے
خالی گویا ایک طشت سیم پر دو چاند کے ٹکڑے دھرے ہین لب لعل گرامی
باریک یا قوت رنگ عیسی دم شیرین سخن جنکے ہلنے سے مردہ زندہ ہو جاوی
بات مین نبات کا مزا آوے بیت مولف لب لعلش نمیدانم چہ چیز ست

گو جز گناه و شرمساری قول زشت و فعل بد
بکشاده ام بر محمل شوق تو بستہ زنگلہ ہا
آورده ام در درسه در سار تو تحفی نور هان
با سوز بیم و ساز درد و اشک چشم و چشم عفو
بر لب فغان در سینه آه از کرده بزبان و سیه
نالان چو رعد ابان چو شرم پویان چو ابر افشان چو آب شکسته
بکشاده بند از دلکشا ابروت بیباید کشاد
کاندر غمت نوشم بجای مل بلا و خوردم مدام
با اینهمه چون رو برو آیم چه گویم پیش ازین
لیکن چو دانم رحمت للعالمین گردیده باز
خواهم ز تو خواهم ز تو خواهم ز تو خواهم ز تو
وان کن که محشور م کند سلطان محشر در حشر
با وزده یاد از صد یکی بخشند گناهم بحساب
المختصر بر انکه شد کام و زبانش از کلمات
زنش مرده هازنش زنده هازنش حاضران زنش غائبان
دیگر ز تو خواهم که خواه از بهر ما آمرزگار

نه توشهٔ دارم نه مرکب نه رفیقی نه قدم
در نعت لب بر لب دو گوش از گریه چشم از خشم
ارزم عصیان انفعال ارمان رحم انبار غم
شرمنده جان و چشم پیش و خسته خاطر دیده نم
رخساره زرد و خشک لب در سینه درد و پشت خم
پر غم تهی دست آبرو را داده برباد و دژم
تیر ترحم چشم لم دست عطا باب کرم
غم صبح غصه چاشت خون شام و شب از خوردن قسم
شرمنده ام شرمنده ام شرمنده ام شرمنده ام
بستاخ دست و خیره چشم و دل قوی و تازه دم
آمرزش و بخشیدن و پوشیدن جرم و کرم
با انبیا و آل و اصحاب و بزرگان امم
با باب و مام و اخت و اخ فرزند و دختر خال و عم
شیرین نگارین زمزمه سنج شهادت مشک دم
زنش پیر و زنش برنا چه طفل و چه انکه نو نهاد از عدم
اغفر لنا وارحم علینا فمتنا والفنہم

باب دوم در شرح صورت و شمائل آن خجسته خصائل معنی صورت صور معنی هر دو عالم عزیز یوسف ثانی

ای عاشقان جمال نبوی وی تالیان فرقان مصحف رخسار مصطفوی دو سطر کیفیت صورت و شمائل اوس کتابی چهره خجسته خصائل کی بهی گوش کرو تا دل محبت منزل

ناموس و بت از بیت و پای تیرد هست شاد و خوار — افراشت و انداخت پای و سر بچرخ و در قدم
از ساز و سوز ملتت زیر سپهر و بر زمین — افروخت حق افسر و باطل عمر و خست از بیت لم
دیدار پاکت دیده پاک از دل فراشش ساختند — پروانه شمع آتش تیغ و بلبل چمن بهمن صنم
در گوهر یکتای تو هر چار جوهر تعبیه است — یاقوت فقر الماس دولت وصف گوهر لعل جم
خالق چو ذات خود بوصف ضد هم آراسته است — دیدار و سیرت دین و دنیا فقر و حشمت قهر و لم
در باغ عالم هیچ گل همرنگ و بویت گل نکرد — زش بر فلک زش بر زمین صد در حدوث و چه قدم
خود آفرینش از ازل گرد است عرض جوهرت — عرضی وجوب امکان ذاتی رنگ ثبات آب قلم
هر چار یارت چار برج قلعهٔ تبلیغت اند مه — صدیق دین فاروق آهن عثمان حیا حیدر علم
هر چار چار عضو اند گویا جسم نور زینت را — صدیق رض سر بازو عمر رض عثمان رض کمر حیدر رض قدم
تو بادشاه دینی و هر چار دستور تو اند — صدیق عزم و رای عمر عثمان قلم حیدر علم
تو خود بجای خویشتن باغ استی و این هر چهار — یک گلبن و یک بلبل و یک رنگ و دیگر اسپرم
القصه هر یک ازین هر چار تا یکتا استند مه — در یکدلی و دوستی و جهان یاری و سلم
هر یک ز شان دست و دل و تاب و توان یکدگر — صدیق رض جان عهد عمر رض عثمان رض وفا حیدر رض قسم
القصه چه جزو و چه کل از فیض تو شد کائنات — ای قبله گه ای جان پناه ای کعبه ای نگاهم
هم یک نظر فرما سوی نجم غریبی خسته مه — مر روسیه عصیان پنه پژمان تیره و زبانندرم
ای جان عالم عالم جان حرمت حق حق رحم — ناموس ملت نامجو شه صاحب تیغ و قلم ×
دل میرود در شوقت از دست و زپایم آمدست — سامان سر آب جگر تنوی دست تاب قدم
وز فرط غم و رغمت یکباره نام افتاده است — برخاستن رفتن نشستن خاستن را از سکم ×
خود من بدان منزل کجا یارم رسیدن ها مگر — تو دست ده کش سوی خود برخیز و بیشک نه قدم

شایان ثنانش گو که بر آهنگ گوهر داده‌ام ... — تمکین ثنای بلبل شیراز حسان عجم هٔ
گر شایگانی ور مداحیش سفتن بیسار — از لوح لوح از حق زبان از غیب چم کلک از قلم

از بهر تو کرد دست انشا کاتب جان یکقلم هٔ
انجیل و تورات و زبور و صحف حینه الکلم هٔ

طغرای بیه لیغ قضا تبلیغ بعثت از ازل — ختم الرسل ناموس دین مختار رب مطلوب هم
امی لقب امت نواز عالم رفان رحم آفرین — فرسا و دین غم چو دوران دریای جود ابر کرم
مکی مکان بطحی بتو قرشی نسب قرآن کتاب — حیدر برادر زهره مه خ حسنین پور عباس عم
ما کان گیر قاب قبا لولاک مردانی کمان — والفتح تیغ انذرت تیر انا سید حبسک علم
والشمس رو واللیل مو خد والقمر والنجم خال — والشفع لب والوتر کب والفجر خند والصبح دم
والعصر شه والارض گه کملت دین الیوم تاج — دستش کفا تیغش ضحا چترش سما یرلیغ حلم
شمشیر کنه بخت تو دنجه مسنگینش و نخام هٔ — والطارق بیت آ والسما والطور باشد والقلم
از بهر حفظ جوهرت از چشم زخم این چار رحل — بر گستوان چار آئینه حلقه کرشم افسر شم
زیر نگین یرلیغ تو از سماک هست تا سمبا — زنش آسمان و زنش زمین زنش منزل زنش محترم
داود و جم دبدبه گردون توان حاتم سخا — پو زنش پذیر امت پنه دل ده رسول محتشم
از بهر فرانت چار هسار نشش جهت آراسته — هفتاد شمع و هفت فرش و هفت سقف و هفت خم
یزدان برای تو پدید آورده انه کتم عدم — گرم آتش و سرد آب و باد خشک و خاک تر بهم
بر چشمه کار بعثت نازم کز ان در چار سو — بالیده دین کاهید کفر آمد تنور دشت ظلم هٔ
وز پرتو مصباح دین روشنت بشناخته — از نور نار از لاله خار از دین کفر از حق صنم
فرسو و تابان ملت تو و اشگاف از هم جدا — کلکن ز تو شام از سحر باطل ز حق دیر از حرم

در عہد این بوزینہ خوبیان داد ہم بدیہا گستی
لیکن از این ابکار معنی سفتن الماس شکر
با اینہمہ گوہر طرازی نیستم دعوای شعر
این جملہ از جود مہر ہست و فیض نعتہا ہست

از گفتن گہ طیہا خہی چہ رسد بدینار و درم
حاشا کہ باشد شہوت لعل و در و سیم و زرم
ہان خود مرا چہ تاب چہ طاقت چہ یارا و چہ دم
و از جود و فضل و لطف و الہام خداوند حکم

بگماہ زنگار رنگ صنعت ریختی رنگ سخن
باز التزام صنعت تو کرد باید ملتزم

در یاد چشمت از دلم گرد آہوی آرام رم
گشت آتشن باز از مہر و ماہ و شمع و مشک تاب
پدر رود گردم سر بسر عمر بیست در پیرموز تو
از ہیبت نعت تو از ہم ریزدم ہنگام فکر
وز عجز وصفت چارتا میگردم در چار بند
وز طلعت نور تو چشم چار چارہ اک آورد
میگردم از غم چو بنویسم بنام نامیت
در توی بعثت گو فتی تا نست اگر ہر شام بام
ہنگام شرح اشتیاقم چون کبوتر پیپرد
ای جان عالم جان در رگ و صفت ہر سر ہست
شب بیز مشکین زلف تو آرد بیک جست از عرش
ہر چار دین ارکان و بر ہر چار یار تو نثار
ہان آہ غلط نجم میشود ہر شمار از این نعت ہا ہست

ای چشم مردم مردم چشم عین عاشق لام لم
پر واز رایت روز روئیت نور چہرت شام شم
تاب و توان و روح و راحت خواب و خورشش تا کم
دل از درون مضمون دال از لب سخن از جام جم
در جسم جان در جان ہوس خامہ بکف در خام خم
نرگس غبار آف آب لالہ داغ ماہ تام تم
دل سرد و دیدہ گرم خامہ خشک کاغذ نام نم
زیرک نئین ناہید و خامہ دایرہ نہ بام بم
کاغذ ز کف لفظ از لب از دل چم مداد از رامہ ام
ہم از یقین ہم از گمان ہم از شک و اوہام ہم
ریحان بچین نگہت بہند در روم بو تا شام شم
ہر روز ز دل ہر شب بصد جان ہر سحر ہر شام شم
تحسین کسری مدحت کی وصف ارا مدح جم

بیت حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ۔ آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

زیر فرمان قضا نشان آپ کی از آسمان تا زمین ہوا اقلیم عالم اس بادشاہ ملک سیاہ کی زیر نگین ہوا

از قصیدهٔ مؤلف در نعت امام انام علیه افضل الصلوٰة و السلام

ایوب صبر و خضر ره عیسی دم و الیاس عمر	یوسف لقا موسی کف ابراهیم تو یی آدم علم
هابیل ادب یعقوب حزن ادریس صدق اسحاق جهد	هارون طاعت شیث زهد داؤد فن لقمان حکم
محبوب رب مانوس انس و جن آرزم جان جانان	روح پری مطلوب دیو انباز وحش آرام رم
زنهار دد ملجای دام مسجود وحش امرغ طیر	دهشاد نه شو چار بانو سه پسر شش رخت هم
خورداد خو فروردین طبیعت تیر خم روی مرداد	بهمن غضب دی قهر اسپندار خشم آذر عزم
خورداد مهر اردی دی وفا فروردین محبت تیر رحم	بهمن نبرد اسپند جرأت مهر کین آذر عزم
در رزم و بزم از کین و مهر آن جان پناه خصم و دوست	بهمن تیغ اردی بهشت دی تیغ خورداد ام سم
شعر اشعار ابوق منظر نسر پرداز آفت بر	فرقد مکان بهرام تک سیاره گشت ثابت قدم
سیمرغ بال عنقا مکان طاؤس طوبی سند با زن	طوطی بیان شیوا زبان ققنس نوا بلبل نغم
کسب از چهار اعضات کردند آب و تاب و رنگ و بو	لولو ز دندان لاله از لب گل ز رخ مشک از شمیم
از قامت و زلف و لب و رخساره اب و ساخته	شمشاد بستان سنبلستان برگ گل باغ ارم
هر هفت یکذات ترا گر دیده دو چار و جود	نه آسمان هشت خلد هفت سیاره دو لوح و قلم
برخیز که ننشیند دگر برخاسته در شش جهت	کتم حیا آشوب بدعت ظلم ظلمت گرد رزم
تخت نبی دین در پرده خواه این جا پناه زاده اند	حمد و نه خوبیان جاه جویان ابلهان اهل شکم
برداشت خوبان را سپهر بنهاد از تیغ کین	دستار از سر سر ز گردن گردن از تن تن ز هم
یاقوت سنجان سخن هر چند خون دل خورند	انوار چه انوری چه شمس چه خود نخم هم

اور ہر دوشنبہ کو اپنے واسطے راہ تخفیف عذاب کا زاد کیا روایت ہے
شب ولادت سے کہ بجای خود روز نوروز نجات تھی یا عید شبرات تین
دن تک کعبہ معظم ہلتا رہا اور قلعہ فارس باوجود یکہ بکمال استحکام سنگ و
سرب سے بنا تھا آوازہ تولد کو آویزۂ گوش کرتے یہ زلزلہ پڑا کہ گر پڑا
بچاس کوس تک کفار اوسکے گرنے کی آواز ہیبت ناک کان سو سنکے
بجای خود سُن ہو گئے ہزاروں معبد کفار بے بنیاد و بُن ہو گئے صدہا
عورتونکے حمل گر گئے برہمن بتونسے پہر گئے ندیان جو عبادتگاہ کفار تھین
آتش رعب سے اونکے لبونکے مانند خشک ہو گئین آگین خجالت سے پانی ہو کر
بہین بتونکی آبرو پر پانی پہر گیا ناحق کوشونکے طریقہ و کیش کا دبدبہ نظروںسے
گر گیا روایت ہے جب حضرت آمنہ نے بعد ادای شکر و سپاس گود مین
لیا ایک پارہ ابر سفید غیب سے اونکے پاس آیا و بپاس ہزار گونہ ادب
آنکہونسے اوس نور چشم تقدس کو آغوش مین اوٹھایا غیب سے آواز آئی کہ
اس مرکز دایرہ خلافت کو محیط عالم کے گرد پہراؤ اور اس بلبل شاخسار بعثت
کو سیر سیر گلشن تکوین دکھاؤ تا خلق خدا اور امت اس امی باعث ایجاد مبعوث
صاحب ارشاد کی اسکے جمال جہان فریب و جلال سے آگاہ ہو کی شاد
ہو اور خرابہ کہن دنیا سر نو اس نورس حدیقۂ رسالت کے یمن قدوم سے
آباد ہو مقام شکر ہے کہ سمند باد بہاری ہدایت تک وہ دین آیا آب رفتہ
نظام عالم جو مین آیا کہتے ہین جو جو خوبیان خلاق مطلق نے دوسرے
انبیائونکو ایک ایک دین آپ کی ذات بابرکات مین سب شی زاید سب جمع تھین

دیے

دان بادۂ صافی کہ زدل پاک بشوید | دنیا غم و دین دغدغہ یکمرتبہ ہر دو
خالی زخود و پر کندم چون خم بادہ | از بادۂ غم خویش و ستم تو بہ
شیرین لب پرویزم و خسرو دل عشرت | باسر کہ پیشانی دونان نکشیم خود
گیرم کہ وفا غازۂ رخسار بتان نیست | ای خانہ برانداز مرا آن قول و قسم کو
ہر چند فغان داب حزینی چہ توانکرد | آخر کہ دہد شرح غم نجسم بر تو
تا گرد برآرد زتن خاک نشینان | دارد شب ور و ز ابلق ایام تگاپو
گیرم دگر این چرخ بکامم شدہ گردان | این شوخی ایام شباب آہ دگر کو
برخاستہ از سردی مہرش صفت طبع | از باغ تماشای جہان برتن من مو
زو دست کہ از پای درآرد غم دہرم | دست از سر لطف نبوی گر ندہی تو

روایات صحیحہ سے روشن ہوتا ہے کہ اوس چراغ دودۂ ہاشم کی شمع عالم افروز
وجود کے منور ہوتے ہی تمام جہان مثل چراغان شبستان سپہر کی منور و درخشان
ہوگیا فتنہ ظلمت ظلم و بدعت ظلمات عدم مین سوگیا فارس کے ناریونکی آگ دہوان
دہار ہزار سالہ جسمین بجائے ہیمہ سارا عنبر و مشک کا صرف تھا صندل و عود جلا کرتا
ہزارون مشک پانی سے گل نہ ہوتی گل کرتے ہی اوس گل فارس کے گل ہوگئی زم
گرمی آتش پرستی زردشتیونکے دل خیرگی منزل کی طرح سرد بالکل ہوگئی دہوئین
کافور ہوکے اوڑہی شعلے نور کے اوڑی جب وہ قبلۂ کونین امام الحرمین سجادہ
نشین تولد ہوا پہلے سجدہ کیا پہر بیٹہہ کے انگشت شہادت جانب آسمان اوٹہایا
اور زبان اعجاز ترجمان پر لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ بولھب نے یہہ مژدہ
جان بخش سنکر کنیزک مژدہ رسان کو قید رقیت سے آزاد کیا

بنوش که مستانه سیه ابر زکهسار — برخاست فروهشته ز سر سنبل گیسو
زود آی و بدور آر ایاغ می احمر — در دست حریفان نگر انداز ره تو
سر گرمی بزم طرب از آتش سرو ست — خشکی مکن ای ساقی تر دست وبد زو
بنشین که فند و فتنه تو به است نشسته — برخیز که از میکده برخاست هیاهو
بنوش بسی نیست که چرخ نتوان بین — از هم بدر درخت جوانی بقد تو
دیگر نمک افشان شده بر زخم روانها — شوریدن قمری بغم سرو ز کو کو
بو بشگفدت غنچه تنگ دل وحشی — مشکین غزلی خامه سراید بنکوش آهو
گیرد بغزالان ختن چشم تو آهو — آشوب قیامت خجل از سرو قد تو
با سبزه خط چون رخ جانانه پسندم — حیف است که بیگانه دهد بوسه لب او
پشت خرد و دین نشود چون خم خصمت — انیست اگرت قامت و آنست اگر ابرو
جام می گلگون برخ لاله حلالست — ساقی شود آری اگر آن شوخ پریرو
هر پیر و جوان گوش بر آواز تو نجمانست — منت نه و دیگر غزل بهتر ازین گو

وحشت زده چشم سیه مست تو آهو
خواب تو بلا سرمه کش دیده آشوب

صد فتنه دوران بیکی غمزه بیر زد — ای چرخ معاذ الله از آن چشم ستمگو
رفتی و نشستی تا بگلو شیشه بخون در — تنها نه به بزم آمده پیمانه ز زانو
گوسامعه آگهت را که خبر اشد — گیرم نخروشند بپاس ادب تو
ساقی شده دور آخر و باقیست تمنا — یک جرعه آخر بکوته شکر تو
لیکن نه شرابی که خمار آورد آخر — زان جامه که سرخوش شد از آن جام جمشید و

بر هرزه واعظ چه دهی گوش مشوش
یکسوی باده داد سیه مستی عشرت
و ز ناخن لا تقنطوا واکن گرت افتد
ساقی گنه آمرز کریم ست و خطاپوش
دلتنگ چرا ای صفت غنچه مے آشام
زین آتش تر سوخته به خشکی زهادت
بر آتش گل بلبل نالان نمک افشاند
پیمانه بدور آر گذشتیم ز پیمان مه
امروز که طوبی شرف مقام سماست
زان پیش که رقصد بسرت شعلهٔ پیری
یاقوت روان زود بدور آر که آری
آید بطر مطاق شگرف ابر سیه مست
گریان صفت چشم جگر سوخته عاشق
در سوخته جیب چمن از آتش لاله مه
هم بحر و همش بر چو سکندر ته زبان
بشتاب مبادا گذرد وقت که گذر نیست
سالے نتوان توبه زمی کرد بهارست
وقت است که بوسی لب بنت عنب و سیم
بکشا گره از ابرو و دل بند بساغر

می نوش که مانا گنهت خویش بیخ خوشرو
زان پیش که دوران کندت یکسره دو مه
از جسم جزا ابنائے غمے بر خم ابرو
باور سه سنگینش چه سنج گنه تو مه
آیا نه شگفته ست بر ویت گل تو بوه
تر دامنی از رخت لباسی خوش نیکو
شد خار رگ صبر و سکون سوزش شارو
گل کرد بکف ساغر مے لاله خودرو
زنهار معاف است گناهیکه کنی تو
خو آتش سیاله و گش دو دستاکو
ابر است و کباب است و بهار است و لب جو
یا کوکبه برق و علمداری بخشو
خندان روش لعل لب شاهد گلرو
برساخته پرده امن کهسار بالو مه
هم گریه و هم خنده بهم ساخته هر دو
دریاب که این کیف کم آید بکفت تو مه
بگذار که مائیم و مے و نقل لب تو مه
مستانه در آویز بگیسوے بتاکو
دارو سه ازین بد مزه در وجه دارد

وز بهیروی شور پپیاست تا طرّه‌ها
بیساخته صبر از دل و دل بهیرد از کف
بر زخم دل بلبل نالان نمک افشاند
آهنگ نی صبحدم ارباب نفس را
رخشند بکف پای صبا آتش حنّا
خوش گیسوی سنبل بچمن غالیه سا گشت
وز بس گذر باد بهاری بچمن‌ها
زخم دل بلبل نه شگفت است که خندد
عالم همه جولانگه شبدیز بهارست
چیده ز گریبان گلستان گل شبنم‌ها
مرغان چمن زمزمه سنج اند غزل خوان
چون وادی ایمن همه کوه و بیابان
پیچان به بغل سر خط گیسوی بهاران
از رنگ صفت بوقلمون ساحت گیتیست
چشم چمن از نور فضا نور فزا ایست
این تهنیت جلوه گر بهاری که باشد
واز بهر بهان گل نگر از مخمل سبزه
برگیر ز رخ پرده آندم و قدح ده
مستی دم مستی زده مستانه سرایم

در کوکبهٔ عقل و خرد و صبر و توان کو
این نغمهٔ مرغان صباح است که جادو
شور نمکین خنده صبح گل شبوها
بگذشت ز دل ساخته شور راخ به پهلو
تا خون دهی ارد ی بسر تخت بهر کو
غازه دگر اندود ز رنگ اشته بر رو
گلگون است قبا دامن او تا سر زانو
گز گرد گردی باد صبا گل شده خون مو
گلگون صباست خرام است بهر کو
گلچین سحر ریخته در دامن پر تو‌ها
گویا در گوش آماده نغمه ز هر سو
آتش زده است آب بهار گل گیسوها
سنبل زند اندر چمنستان دم شبو
از سبزه خود رنگ و ز رنگ گل خود رو
چون روشنی دیدهٔ آب از گل ابروها
نگاه آن خرد و دین گل کند از و
انداخته فراش صبا پر و زیر تو
تا ساز کنم زمزمه سوز هیا هوها
تن در ده و تن تا تن نا ها تن یا هوها

اوسکا نام محمد رکہیو القصہ جب آسیای چرخ نے پیس پیس کر آٹھہ مہینا قطع کیا
اور قطعا نوان شہر پہونچا حضرت مریم اور آسیہ ہزارہا حوران بہشت کو
ہمراہ لیکے شب میلاد حاضر آئین و بآئین خدمت آئینہ داری مین حاضر تہین
چنانچہ بارہوین ربیع اول کو کہ روز دوشنبہ تہا اور نوشیروان کی سلطنت
کو چالیس برس منقضی ہوی تہے وہ مہر سپہر عظمت وجلال ماہ فلک رفعت
وکمال برج حمل سے برنگ اختر طالع اقبال خویش طالع ہوا اور شعشعہ انوار
الٰہی مصحفی روے تابان سے فروغ چراغ صبح کے مانند لامع ساحت روی
زمین کو برکت قدوم اقدام بہار لزوم سے غیرت روضہ رضوان بنایا
حدیقہ حدقہ انتظار مردم مین برنگ نوز تازہ نور آیا گلشن خزان دیدہ
جہان مین باد بہاری آگئی بوٹے پتون پر کہ صدمات سموم ضلال
سے یکرہ پژمان تہی باغ باغ شگفتگی وشادابی چہا گئی زمانہ کے رنگ بدلی
ارزانی بڑہی قحط گہٹا خوشی پہیلی غم مٹا سبزہزار کون ومکان اوس سرسبز
قدوم کی برکت سے بزنگ تختہ چمن خضرا ہرا و پہلا نظر آیا نضارت پایا قطع گلزار
زمین وزمان آپ کی وجود با جود کے یمن فیضان سے پہولا پہلا نظر آیا

از قصیدہ بہاریہ صاحب تالیف در تہنیت تولد رسول حنیف

برخیز کہ از چہرۂ خور شانۂ گیسو	مشاطۂ باد سحر افگندہ بیک سو
برخیز کہ از شعشعۂ لالۂ خودرو	افروختہ اند آتش بید و دبہر سو
برخاستہ از خواب گران نرگس شہلا	بکشاد سبک تیر نگہ مست بہر سو
مرغان چمن زمزمہ از سر بگرفتند	گلبانگ شکر خندہ گل خاست زہر سو

گل کیا جاتا ہے وفروغ مجلس ہدایت چراغ دودۂ شفاعت جبار بالغ جود بیداد جلوہ فرمانے

دیا جاتا ہے غزل مولف عنبرین دم در تہنیت تولد سرور عالم صلعم

بیا ساقی بہار آنست امروز | بگردان بادہ بار آنست امروز
تو آن رنگ طرب چون خون عم بہ بخت | کہ نوروز نگار آنست امروز
بچشم دیدن آن بلبل قدس | اباتش گلعذار آنست امروز
لب ہر گل لشکر خندہ نازاست | مگر عید ہزار آنست امروز
زبس شادی نشاط آباد گیتی | شبستان نگار آنست امروز
توان پای طرب بر آسمان کوفت | کہ مستی وقف یار آنست امروز
صبا آخر کہ امی گل کشد گل | کہ جوش نوبہار آنست امروز
کہ بست احرام حج جلوۂ ناز | کہ قربان عید یار آنست امروز
گنہ چندانکہ تانے کن کہ انجامہ | حلال بادہ خوار آنست امروز

ستہمان قضا وقدر کارکنان خیر و شر کو حکم ناطق ہوا کہ جملہ جمادات و وحوش و طیور کو قوت ناطقہ عطا کہین کہ ہر دم ذکر خیر خیر البشر کا دم بھرین چنانچہ آپ کی پیدایش کی دن سب صاحب نمو وحیات بلکہ جملہ جمادات و سایر مخلوقات آلیسمین بزبان فصیح نغمہ ریز مبارکباد میلاد تھے ایک دوسرے سے یہہ مژدۂ جان بخش کہتے سنتے یہانتک کہ جب حمل دو مہینے کا ہوا اوس آفتاب برج حمل کے والد ماجد نے وفات پایا اور اوس گوہر گرامی کو کہ ہنوز صفحۂ وجود پر غلطان نہوا تھا یتیم فرمایا جب چھٹا مہینا ایا سروش غیب نے حضرت آمنہ کو خواب مین جتایا کہ جب وہ فرزند نامی پیدا ہو تو

وخاک کو نہال فرمائی اور سیاہ بختان روزگار کو سبزہ کے مانند حوادث
کا پامال رضوان وخازن کو حکم ہوا کہ ہان بند وبست نشاط ہو بہشت کے
دروازے کہلین نوخیزان جنان زیورات جواہر سے بہرین موتیون مین
تلین قصور جنت سر نو سجے جائین حوران بقصور بن ٹہن سے آئین گل بوٹے
آراستہ ہون صاف روش وراستہ ہون نہرین شہد ولبن کی
دیدۂ مشتاق کی طرح جاری ہون مرغان خلد بہزار رنگ وبرگ
شگفتہ خاطری نواسنج ترانہ بہاری ہون طیور گلشن انبساط کی تیاری
کرین ساقیان سیمین ساق ساغر زمردین یاقوت سیال سے
بہرین خوش نفسان روضہ رضوان نغمہ و نوا کا ساز ساز کرین
سرود سرایان سرای بستان باہنگ سرور دائرۂ نوازش آہنگ طرب
آغاز کرین طاؤسان طنار رقص کنان ہون سرو قدان راستی
جو چمنون مین چمان نسیم بہار روشون پر اس رنگ سے چلی کہ کبک
دری حنا کے پردہ مین کف حسرت ملے گلستان روز شمیم وعبیر وعنبر سے
مہکی ہد ہد عرش پے شاخسار سدرۃ بسر و سرای تولد سرور عالم خبر
بنی آدم خوب چہکے ہر گلی کوچے مین فرش چاندنی مہتاب تمہید پای ہر شبستان مہر
آفتاب تاب گردش مین ہے روزگار کہن سپہر کی طرح جوان ہو کر کمر خدمت
میان جان پر باندہ کے ہمہ تن مہیای میزبانی برگزیدہ مہمان ہو کوئی دامن
خار افگار روزگار سے اٹکنے نپای غبار ملال کسی خاطر کی گرد مٹنے نپاسے
ہر جگہ گرم بزم سرور ہو ہر مخلوق آمادہ سور ہو کہ کل ہمیشہ بہار گلشن کائنات

کہ بڑہتے عالمگیر ہوگیا اور سراپاے عالم پر نور اوسکے چمک کے رو برو
نور سایر کواکب کا کافور صبح عبد المطلب نے اس رویاے صادق اور
خواب تقدیر موافق کو بخیال انیکہ وہ معبر دانا ہے عبد الرحمن سے کہا
اوسنے کمال شادمانی سے خندہ پیشانی ہو کر ظاہر کیا کہ عبد اللہ
کے گھر ایسا خورشید عالمتاب سپہر علم و عرفان یعنے پیغمبر آخر الزمان
افق عدم سے برج وجود مین جلوہ گر ہوگا کہ اوسکے چراغ دین متین
کا فروغ روز بروز بڑہکے ساری ملتونکا نور مثل انوار کواکب کے
ہنگام گرمی ہنگامہ روز روشن معدوم و متلاشی کر دیگا اور گلستان
پربار اوسکے آئین ہستین کا آرزومندان سلوک طریقہ مستقیم کا دامان
و گریبان گلہاے مراد و اثمار شادی سے بھر دیگا اور بی بی آمنہ
نے عالم رویا مین ملاحظہ فرمایا کہ میرے پیٹ سے ایک ایسا نور
نکل آیا جسے بزنگ شعاع ہور تمام منارہ و قصور بصرہ کے روشن
و اوسکے شمیم نغز و نادر سے مشام روزگار زعفران زار گلشن یا
مشکستان خطا و ختن ہوگیا حافظ خطیب بغدادی نے عبد اللہ سے
روایت کی ہے کہ جب چمن پیراے گلشن ایجاد نے چاہا کہ اوس نورس
بستان خوبی سرو جوئبار محبوبی کو اس سرابستان کون و فساد
یعنے حدیقۂ ایجاد مین منصہ وجود پر جلوہ دے اور اوس مبعوث باعث
آفرینش کو پیدا کرے اور اوس نونہال چمن جمال کے نور جمال سے
دیدہ دیدار جوے بلبلان شاخسار قدس و صاحب نظران افلاک

ہوا القبیس مین جا بجا پہاڑ و دیا تمام زمانہ کی عورتین بیٹو نسے حاملہ ہوئین شیاطین کا
ہاتھہ پاؤن پہولا ساحرون کو وہ حیرت ہوئی کہ جادو بہولا گلستان
عالم مین اوس کان ملاحت کے گل کرنے کا شور ہو گیا سپیدۂ صبح ظہور نبوی
کے چمکتے ہی گلرویان چمن سحر سامری کا بہو رہو گیا قریشیونکی فلاکت جو دو چار
سال بیشتر سے تھی بلکہ تمام عالم سے قحط دور ہوا ارزانی رحمت کا ظہور ہوا غرض
ذاوس شہر کا نام سنۃ الابتہاج رکہا بت پرستان سنگین دل ذی سنخیونکا
مزا چکہا آمنہ کے کان مین غیب سے ندا آئی مژدہ باد اے آمنہ تیرے پیٹ سے
وہ نور چشم مردمی پرور آخر الزمان پیغمبر پشت زمین پر جلوہ ظہور بخشیگا
جو تمام روے زمین کو چادر ایمان مین لپیٹ لیگا اور وسعت آباد گیتی
مین داد ہدایت دیگا یوسف کاہن عبد اللہ پاس مبارکباد پیدائش
اوس ماہ کنعان مجد وجاہ عزیز مصر رہنمای ارشاد کے لایا اور
کہا اے عزیز خواب غفلت سے بیدار ہو کس خیال مین ہے سامان نشاط
مہیا کر ہوشیار ہو زور کاہنی سے منکشف ہوتا ہے کہ چند روز مین تیرے
گہر نبی آخر الزمان وہ ماہ جاہ عزت پیدا ہوا چاہتا ہے کہ اپنے بیدار
دلی سے فتنونکو تخت عدم پر ایک لخت سولائیگا اور زور خداوندیسے
زور ارباب زور و ضلالت کو رولائیگا شب جمعہ قریب صبح پنجم جمادی الآخر
کو عبد المطلب نے خواب دیکہا کہ عبد اللہ کے گہر ایک ستارہ سرخ طالع ہو کر
مثل اوسکو طالع بلند کے آسمان طرف بلند ہوا اور طرفہ یہہ کہ جیون جیون
مرتفع ہوتا جاتا ہے برعکس اور کواکب کے بڑہتا منظر آتا ہے یہانتک کہ [illegible]

سرد مہری کا گلا کرینگے بعضے آپ ہی کی فراموشی فرمانیکا شکوہ کہینگے ہمکو سختی دوزخ کا
کچھہ الم نہ تھا صرف آپ کے بہول جانی کا غم تھا مولف بیت غم نہ انست کہ از کار گذشتیم بغم
غم ما آنست کہ جانان غم ما نیست ترا؂ القصہ سبکو بڑی پیار سے دوزخ سے نکلوائینگے
اور بنہایت طمطراق واحترام وغایت تفقد واہتمام بعد تبدیل لباس آپنے
پاس پاس خلد برین مین لیجائینگے دیر تک اونکے حال زار کو سنکے گریہ
فرماوینگے ایک ایک کو گلے لگائینگے ہر ایک کو جنت مین حور وقصور دلائینگے اونکے
عزیزوں سے ملائینگے اگر کچھہ بھی آدمی کو خیر و شر مین امتیاز ہو او دیدہ
انصاف باز تو دیکھے کہ ماں باپ کو یہہ نظر لطف اولاد کے ساتھہ نہو گی جو حضرت
آپ نے اپنی امت عاصی کے ساتھہ کی مولف بیت لطف امت پر یہانتک عام ہے
خشم یا ذنب کا یہان احکام ہے ؂ آمدم بمدعا حاکیان اخبار کہن نغز ترجمان
دیرین سخن لکہتے ہین کہ وہی نور محمدی جو جبہہ آدم پر ستارہ ہو کے چمکا تھا
آدم سے شیث کو شیث سے انوش کو پہونچا اسی طرح صلب بہ صلب منتقل
ہوتا ہوا عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم کی پیشانی مین آیا وہانسے
بروایات مختلفہ عاشورہ کے دن یا گیارہوین خواہ بارہوین خواہ بیسوین
ذی الحجہ یا رجب یا سولہوین جمادی الاولے کو جانب رحم آمنہ نہضت فرمایا
روایت ہے کہ جس روز وہ نور صلب عبد اللہ سے سلب ہو کے آمنہ کے پاس مامون ہوا جتنے
بت روے زمین پر تھے بحکم خدا ہیبت بعثت سے سرنگون ہو گئے اور سلاطین کے تخت تختہ
تابوت کی مانند خوار و زبون جگ کا بخت خفتہ جاگ اوٹہا فتنہ بستر ناز پر سو گیا
دشتون نے ارکان ابلیس کو ڈوبا دیا اور اوس لعین پہ پانی پڑ گیا کوہ

القصہ جب وہ پیک فرخ پے خجستہ دم مبارک قدم گرامی مقدم یہ پیام لیکر جانے گا
اور جو آنکہہ سے دیکہا تہا زبان سے کہ سنائیگا اوسوقت وہ صدر نشین بارگاہ امت
نوازی سدرہ مقام کار درماندگان سازی زیر درخت طوبے خیمہ مروارید مین
بہزار آب وتاب جیسے برج قوس مین آفتاب جلوہ فرما ہونگے دو بیشتر
صحابۂ گرامی وانبیاے نامی حاشیہ بوس بساط انبساط لقا ہونگے دو جیو زندگا
پیام گرم سنتے ہی آہ سرد کہینچ کے بے اختیاری وبیقراری سے بیہوش
ہوجائینگے ولبیک یا امتی کہکے بیہوش دو ہفتہ تک برابر سر بسجدہ رہینگے چشمہ
چشم سے دریاے سرشک رواں فرمائینگے دو دیدہ بیدار کے سوتونسے
لولوے لالاے اشک اوبے بہا آنسوؤنکی ندیان بہائینگے باب شفاعت وا
اور دست گرامی اور دامن دعا ہوگا اور پیچہے آپ کے لب انبیا وصلحا ترانۂ آمین کا
شکر خا یہانتک کہ دریاے رحمت جوش مین آئیگا اور سیمرغ عفو بال کشا ہوگا
تیر دعاے شفاعت ہدف اجابت پر بیٹھیگا اور ابر کرم تقاطر ز اساعت سعید
موصول ہوگی شفاعت مقبول حکم ہوگا لو امت گو بیت جہنم سے رہا کرادو
تب وہ بلبل چمنستان تقرب وتشفیع بکر و فر مبیغ وجاہ و تمکنت رفیع بہزار
شگفتگی وخندان لبی سمت دوزخ تشریف فرمائینگے پیچہے پیچہے تمام انبیا ورسل
و لاکہون ملائک سمار کاب عظمت وجلال مین آئینگے دوزخی آپ کا جمال
باکمال دیکہتے ہی بے اختیار دوڑکے دامان مبارک سے لپٹ جائینگے اور خاک پا
برنگ طوطیا دیدہ انتظار دیدہ مین لگائینگے قطع شدت عذاب بالکل ہوجائیگی
آتش دوزخ دوزخیون پر گل ہوجائیگی بعضے گرمی سے جہنم کی

است تھی آپ ہی بہلا وین تو کون یاد کری گوش گل نہ سنی تو بلبل کس سے فریاد کری

بیت بیتابی دامم نہ ز اندوہ اسیریست — ما تاب فراموشی صیاد نداریم ملہ

مگر کسی نی آپ کو ہماری حال زار سے اطلاع ندی ورنہ اتنی فراموش فرمائی ممکن نتہی

تضمین لف مومن چہ سنم و ہجر ست و دو تنہائی — تو و بہشت و نشاط ست و بزم آرائی
کنون بکام دل ما اگر نہ آئی ملہ ملہ — بحق یا حبیب نشینی و بادہ پیمائی ملہ ملہ

بیا و آر حریفان بادہ پیما را

بیت مولف ایکہ یک لحظہ ز یاد تو نباشم خاموش — ہمت آید ز من خستہ جگر یاد ترا

بر داشتن دست مناجات بجناب سرور کائنات از تصنیفات لف

زعصیانیم پا در گل اغثنی یا رسول اللہ — فتادستیم در مشکل اغثنی یا رسول اللہ
ز سختی بر سرم کوہی اغثنی یا رسول اللہ — ملکن سوای انبوہی اغثنی یا رسول اللہ
گل باغ مراد اگر نگنی تو یاد ما ملہ ملہ ملہ — کہ خواہد داد داد ما اغثنی یا رسول اللہ
نگہ منفگن بر افعالم بہ بین در خوار سے حالم — کہ سر در پیشم و نالم اغثنی یا رسول اللہ
ببین فعل غلام خود ببین الطاف عام خود — کہ خواہد از تو کام خود اغثنی یا رسول اللہ
چسان در جنت خوانم کہ از عصیان پشیمانم — بحال خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
رسیدم بر درت گریان پشیمان با دل بریان — ہمہ خون صورت شہریان اغثنی یا رسول اللہ
ببین روی سیاہ من ببین حال تباہ من — ببین اشک و آہ من اغثنی یا رسول اللہ
برای چار یار خود بہ آل کبار خود — برای کردگار خود اغثنی یا رسول اللہ
برای عز و جاہ خود بعفو جرم گاہ خود — بی خویش و آلہ خود اغثنی یا رسول اللہ
بجنت نجم مسکین را ز خون خویش گلچین را — بدنیا باختہ دین را اغثنی یا رسول اللہ

سراپا مرحمت کس فرشتہ نیک سیرت کی ہے کہ اس سے بوے مہر آتی ہو اور طبیعت
خود بخود اوسکی طرف کہنچی جاتی ہے بیت حافظ مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ ز انفاس خوشش بوی کسی می آید ۞ وہ جواب دیگا یہ وہی فرشتہ ہی جو وحی لیکر تمہارے پیغمبر
خیر البشر کی خدمت مین جایا کرتا اوسکی وسیلہ جمیلہ سے اوس کتاب رسالت پر آیا اور تا
شاید اونھین کے پاس محبت سے تمہاری دیکھنے کو دوزخ کی پاس آیا ہو شاید کوئی پیام لایا
ہو مجرد آنحضرت کا نام سننے کے دوزخی چلا اوٹھینگے اور بے اختیار دوڑ کے حضرت
جبرئیل کے دامن سے لپٹ جائینگے وہ بسان پروانہ عتاب مالک کی پروا نکر کی ایک بیرونگی
اوس شمع شبستان قرب کی گرد پہر کے اپنی حالات خستہ دکھائینگے اور کہینگے کبہو آپ
ہماری بیکران براق رسالت شہسوار ریکہ تاز مضمار رافت و شفاعت سے بہی
دوچار ہوتے ہین اور آپ کبہو ہماری مصیبت کو یاد فرماکی لآل سرشک رشتہ
تفقد مین پروتے ہین جبرئیل امین فرمائینگے مدام بادہ صحبت سے اوس ساقی کوثر
کے مست سور و سرور رہتا ہون اور ہمیشہ اوس شمع طور جمال کی شراب بزم
ملازمت سے مخمور یہ سنکر سب زیادہ تر بیطاقت ہو جائینگے اور یہ پیام درد التیام زبان
نیاز تو امان پر لائینگے بیت از جان رہی بود کہ پیک تو رسیدہ ۞ دیگر چہ تو پیغم
جزم خوب گرفتی ۞ پہلے ہمارا اسلام و درود فرمانا پہر یہ پیام درد و جو حال
سراپا ملال ہمارا ابچشم خود دیکہے جاتے ہو بعینہ اوس مردم دیدہ مروت نور
حدقہ مردمی و فتوت سے کہنا کہ یا رسول اللہ آپ ہمکو یکقلم بہول گئے کہ کچہ خبر نلیا
بدین حال خراب اس زندان سراپا عذاب مین چہوڑ گئے ایکبار دادرسی نہ کیا
ہرچند ہم گنہگار و از کردار خویش شرمسار تھے آخر آپ کی نہ

دو عالم تجہپر قربان ہے اور تمام ملائکہ لاہوت و ملکوت زیر فرمان قدرت طراز آستین
ہی فلک زیر نگین فلاکت کا غم نکہا فرماسزاوائی روی زمین کے لیے شیشۂ خاطر عاطر پر
غبار تکدر نہ لا اختیار دیتا ہون اگر چاہ تو چشمہ خورشید دیکہتے دیکہتے روانی سے
باز رہے اور خاک کو کہ تو حرکت کری آتش قہر سے دشمن سوختہ اختر برباد
ہو جای ابہی بپا زلزلہ قوم عاد ہو جاے باری یہہ پیام باری سنکر روی مبارک
برباب بشاشت باز ہوا اور خاطر پژمردہ کو نسیم مکرمت خداوندی سے اہتزاز
غنچہ لب رنگین بتبسم سے آشنا ہوا اور نہنگ استدعای بخشایش امت کو دریای
اجابت مین شنا فرمایا فقر میرا فخر ہے حاصل دریا و کان تیری توجہ سے حاصل ہے
اور روا ہر کام دل نگرای یکتا بخشندۂ دو عالم غفور المذنبین وی محمد نواردہ
ارحم الراحمین ایک یہ التجا اور عمدہ دعا ہے کہ اوسکے قبول سے غنچۂ خواہش رنگین
فرما اور اپنے شفاخانہ غفاریسے خاطر بیمار داعی کی دوا کہ روز رستاخیز حشر محمد کو
اوسکی امت سے شرمسار نفرمانا و نہ اوسکی گیرودار سے مجہہ خستہ دل کو خجل و بیقرار
روایت ہے کہ جب گنہگاران امت حشر و نشر کے بعد دوزخ مین پڑینگے اور عرصہ
ممتد تک وہان گلین سڑینگے خالق مہر و انجم بکمال ترحم حضرت جبرئیل سے
فرماویگا جا دیکہہ امت رسول امی کا کیا حال اور کیا ملال ہے وے وے جانب
دوزخ تشریف فرماینگے مالک برخلاف عادت مراتب مشایعت بجالائیگا
اور نہایت تعظیم و توقیر فرمائیگا دوزخ کے پردے اوٹہا ویگا کہ بیٹہہ کے
جہنمیونکا حال زار بچشم خود ملاحظہ فرمائین و جو کچہہ اونپر گذرتی ہے دیکہہ جائین
دوزخی حضرت جبرئیل کو دیکہتے بے اختیار مالک سے پوچہینگے کہ یہ صورت

اوسکی تعمیل سے خاطر شاد ہے پر تجہپر کیا کچہہ ظاہر و باہر نہین خود سرونکے ہاتہہ سے
پاؤنکا وہ حال ہے بدمستونکے سرزنش سے دل پروہ ملال گالیان کہاتا ہون خون
جگر پیتا با اینہمہ تجہپر مرنے کے لیے جیتا ہون زیادہ کیا کہون کہ تو خود دانا ہوا ور انتقام
پر توانا جو اندہیر ہے تجہپر روشن ہے نذر فرمان بری جان و تن ہی بیت مولف

ہمارے درد کو سب لاعلاج کہتے ہین　　بنی ہے جان پہ سلے مجہسے آج کہتے ہین

ہنوز تقریر تمام نہ ہوئی تہی اور مناجات تام کہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور پہلی جناب
عزت کا سلام و رحمت پہونچایا اور بعد اسکی فرمان واجب الاذعان کہہ سنایا کہ
محبوب غم نہ کہائے پہاڑونکے موکل کو فرمان بردار کیا جو ارشاد ہو بجا لائے
اس مین وہ فرشتہ فرستادہ بہی آیا اور بعد تقدیم تسلیم زبان پر لایا
اگر حکم ہو تو پہاڑونکو ٹکرا دون زمین کو تا تحت الثرا کہود ڈالون مکہ بلکہ تمام
ملک کا نام و نشان نرہے مکیون پر رو ذوالانہ پجرت آپ نے نہایت شاد ہوکر
بکمال مرحمت ارشاد فرمایا مجہکو ہدایت منظور نظر ہے نہ ہلاکت رحمت کے لیے
آیا ہون نہ کہ ستاؤن روایت ہے ایکدن بہت گمراہون نے ستایا اور کوئی
خویش و بیگانہ مدد کو نہ آیا تنہائی سے تنگ آکے اور خستہ دلی سے گہبراکے بکمال
خشوع و فروتنی بغایت شکر لبی و شیرین دہنی بارگاہ کبریائی مین عرض
کیا کہ اے حکیم دانا وی قادر توانا سلیمان کو وہ جاہ و مکنت اور محمد
کو یہہ رسوائی و ذلت اونکو وہ عیش و حکمرانی محمدؐ کو یہ فقر و پریشانی
کہ فی الفور روح الامین پیام راحت بخش لیکر در سے در آئے اور فرمایا
کہ ذوالجلال جلیل نے بعد رحمت و سلام فرمایا ہے کہ میرے حبیب سے کہو سلطنت

آب خجالت مین ڈوب جائین بہتہر سنے تو ڑکے سخت تکلیف دیا فرمایا ہان
وہ دن کہ مین بپاس سنت امت نوازی ایک جماعت سرمایۂ عداوت کی
پاس دعوت اسلام کے لیے گیا اون شیعۂ شیاطین بدگوہران بے دین نے
مجکو تکذیب سے بے آبرو کیا ہرگز گوہر نصایح پر اون ناریون نے کان ندیا ہنگام
مراجعت ہنگامہ کرکے سنگ مارے سخت اذیت دی کسی مقتدی نے اپنے مقتدا پر
سنگ نکیا تہا جو درشتیان اون سنگین دلون نے میرے ساتھ کیا نہ کہا
ناخن دست پند بیشتر فرسودہ ہوا یا شیشۂ پامرا خون ناحق سے آلودہ ہوا کسی
باغ سے گل مقصود نہ چنتا تہا زبان دراز کفار سے جز دشنام و نفرین کلمہ اجابت
و تسلیم برائے نام نہ سنتا تہا جہان اظہار حق کیا باطل کوشون نے بگڑ کر جہان
بہان جہوٹا بنایا اپنی عاقبت بگاڑنے کے لیے بنانے پر آستین چڑہایا
حتے کہ تنگ لونکے کشادہ دہانی زبان کارونکی بدزبانی سے تنگ آکے ہدایت
سے ہاتہہ اوٹہا ایک گوشہ مین جا بیٹہا اور بچشم زار و دل بیزار جناب
احدیت مین دست دعا سوے فلک اوٹہایا اور جو کچہہ خفتہ بختونکے ہاتہہ سے
اوٹہایا تہا بیٹہہ کر سنایا کہ اے نور السماوات تجہپر روشن ہے کہ تیری
رضا جوئی مین کیسی کیسی سختیان جہیلین اور کیا کیا سہتا ہون اور کسطرح
رہتا ہون تیری احکام کے اجرا مین کیسے کیسے کام کیا سبک مغزونکے ہاتہہ سے
کیا کیا سختیان اوٹہائین دلون پر اونکے بار معصیت سے زیادہ تر گران رہا
پر حضرت شان نبوت سمجہ کے آجتک کچہہ حال زار دل تجہسے نہ کہا ہرچند تیری راہ
مین جو مصیبت پیش آئے زاد ہے دائرہ اطاعت سے باہر نہین اور جو کچہہ ارشاد ہو

جہان و جہانیان نے اشک تر کے دانے دامن وجنات پر موتیونکی طرح روان
کر کے فرمایا کہ برادر یہ گوہر دندان شکستہ محمدؐ اپنے امت شکستہ خاطر کیواسطے
نگاہ رکھتا ہے گو بالفعل کام سے باہر آیا کام آئیگا محمدؐ اس شکستہ مروارید سے
یا قوتی قوت روح امت شکستہ بنائیگا یعنے جب روز جزا خداوند بے نیاز مولاے
بندہ نواز میری بند کرنے کو فرمائیگا کہ محمدؐ تیری امت عاصی نے میری عہد بستہ کو
توڑا از نہار پیمان شکنون نے راہ ضلالت سے مونھ نہ موڑا اپین اس جرم بند
کے جواب سے عہدہ برا ہونگا و بگشادہ پیشانی ان موتیونکے جفت کو صدف
کف بر رکھکر بآب دیدہ اوس طاق عالم یکتائی جوہری جواہرات خدائی سے
عرض کرونگا کہ ای محمدؐ آفرین تیری بندون نے میرا سلک دندان شکستہ
و پاشان کیا آبروی بنوت خاک مین ملا دیا ھر گاہ محمد نے تیرے بندونکا
گناہ عفو فرمایا حرف انتقام تا زیر لب نہ لایا تو کہ محمدؐ آفرین ہے سزاوار
تر ہے کہ اوسکے امت کی معاصی سے درگذر بہول کر اونکے خطاؤنکو یادنکر یہہ
سنتے ہی دریاے رحمت الہی جوش مین آئیگا اور تمام خس و خاشاک گناہ امت
بہا لیجائیگا الحق جو کچہہ اس چمن طراز حدیقۂ رسالت کی گل دعوت کو آب نضارت
و رنگ اجابت بخشا کیا کسی نبی کو نصیب نہ تہا جو سرمایہ مقبولیت
آپ نے پایا کسکے ہاتھہ آیا حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ایک
روز مین نے پوچہا کہ یا رسول اللہ آپ پر کوئی دن جنگ احد سے سخت تر گذرا
ہے کہ دشمنان سیاہ اختر نے آپ کے لب لعل فام کو خون سے رنگین کیا
گوہر دندان جسکے رشک سے ہیرے کان مین ہیرا کہائین تارہی آسمان پہ

ایک ساعت شکست سے دوچار ہوے دل اعدا کی مانند ٹوٹ گئے اور لب لعل فام کہ
کہ رشک یاقوت سرخ تھے پھوٹ گئے ہنوز قطرۂ خون اوس لعل رنگین کا روی زمین
پر نہ گرا تھا کہ جبرئیل امین مع خوان زمردنگار آسمان سے زمین پر آئے اور
اوس یاقوت روان کو دریا لینے لگے زبان صداقت ترجمان پر لائے قسم ہے
اوس جانان کی جسکے قبضہ اقتدار مین تمام انس و جان کی جان ہے اور تمام
عالم بالا اوسکے تہ فرمان اگر اوس خورشید سپہر رسالت کا ذرہ خون زمین
تک آتا سارا جہان اپنے خون مین رنگین ہو جاتا خاک پر تا قیام قیامت سبزۂ
کرامت نہ جمتا دو عالم ایک دم مین کشتۂ تیغ بلا ہوتا زمین کیا خاک تھی آسمان
نہ تھمتا اسکے خون بہا مین لاکھون کا خون بہا دیا جاتا گلستان جہانکا رنگ بیرنگ
تختۂ بوستان دگرگون نظر آتا فرمان رحمان حقیقی شرف نفاذ پایا کہ اس خون
کو برسر خوان یاقوت آبدار رکھکے بعینہٖ فردوس برین بھیجو کہ غازۂ رخسار
حوران عین ہو اور دو نو دانتونکو کہ جفت دریکتا تھے اور دو یکدانہ گوہر یتیم
اوس سرچشمہ گرامی گوہر فرمانروای خشکی و تری نے خود اوٹھا لیا
اور حبیب گرامی کو اوس جوہری بالغ نگاہ معاون سروری درۃ التاج
پیغمبری و پیغمبران افسری نے ان دانتون سے زیب و زینت دیا حضرت
جبرئیل نے عرض کیا کہ اس جوہر فرد پر میرا دانت ہے مرحمت ہو کہ اوسکے
مین وہ برکت سے آتش غضب الٰہی سے محفوظ رہون اور ہنگام گرمی ہنگامۂ
آتش قہرمانی اس گوہر آبدار سے نائرۂ خوف کو خاموش اور گوہر مژدۂ عفو
آویزۂ گوش کرون اوسوقت اوس تشنۂ بخشایش امت نافرمان ابر رحمت

محمول کرتی تھے انکی پتھر ہٹنی سے کیا کیا صدمے اوٹھائے پر کسی نشست و برخاست کوچ و
مقام مین کلمات شکایت زبان قضا ترجمان تک نہ آئے روایت ہے جنگ احد مین چار
جوان نے بہم ایک قسم کی ہم قسم ہوے کہ آج جیہی کل لین کہ شاہد رسالت کو شہید خانہ ہدایت
کو نور مصباح نبوت سے جی بہر خالی کردین شبستان روزگار بے چراغ ہوا اور اون
تیرہ بختونکا چہرہ دفتر سواد الوجہ فی الدارین مین داغ چنانچہ بموجب اس قول و قرار
کے عبد اللہ قمیۂ شقی اپنے قول سے جدا ہوا اور قترین غضب خدا اوس سنگدل نے
آدہی ایک سنگ اوس فخر انبیا کے سر پر کہ خورشید جسکے سر پر نوکی کا پاسنگ تہا پہینکا
کہ شیشۂ ناصیۂ ماہ سیما اوس کوہ وقار کا اوسکے صدمہ سے ٹوٹا اور خون تمر ریش
کہ دو عالم جسکے ایکقطرہ کا خون بہا نہو سکے تا بریش سراپا محاسن بہا او سوقت اوس
میزان تحمل و خیر نے کہا افسوس کیونکر بخشے جائینگے وے لوگ کہ عاقبت اندیشی
نکر کے اپنے پیشواؤنکے سنگ اس سختی سے پیش آئین اور جو ہمہ تن خیر خواہی ہو
اوسپر صرف کینہ تعصب سے ایمان نہ لائین اور محاسن سراپا محاسن سے لہو
پاک فرماتے اور لعل اعجاز نگار پہ لاتے کہ اگر ایک قطرہ اوسکا زمین پر گر
جاتا ہو وہ عذاب آسمانی نازل ہو کہ خاک نہ بچے تمام کون مکان کا
تیا شہ لگے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون اپنی
زیان و تکلیف پر صبر فرماتے پر کلمہ شکایت زبان پر نہ لاتے جب کافرونکی
زحمت اوس رحمت عالم کو گوارا نہ تہی تو مسلمانونکے ساتھ کیا کچھ ستم مدارنگی کیا

بیت دوستان را کجا کند محروم آنکہ با دشمنان نظر دارد

نقل ہے اوسی روز عتبہ ابن ابی وقاص نے اس زور سے پتھر مارا کہ دو دندان مبارک

چرخ سے روی زمین پر اس سربلندی و اقبالمندیکی ساتھہ نہ آیا نہ کسی ملک نے یہ پایۂ والا پایا

دو غزلہ فارسی و اردو نعت تالیف از صاحب تصنیف

فلک سا سنگ استان محمدؐ ... بلند از عرش ایوان محمدؐ
قضا ہا چشم بر ایمای ابروش ... قدر ہا زیر فرمان محمدؐ
بیکدم میتواند زندہ فرمود ... مسیحا را ثنا خوان محمدؐ
ز رضوان خواہش حور ار قصور ست ... ہوا دارم رضوان محمدؐ
خداوندا درود بیعدد باد ... نثار آل و یاران محمدؐ
الہی خندہ زن باشیم در حشر ... برای چشم گریان محمدؐ
کہ گیرد دامن عصیان آنکس ... کہ دہدش دست دامان محمدؐ
اگر دستم دہد صد جان و دل حجم ... کنم یکدست قربان محمدؐ

اردو

بڑی ہے عرش سے شان محمدؐ ... ملک ہین زیر فرمان محمدؐ
چراغ مہر ہے پروانہ جسکا ... وہ ہے شمع شبستان محمدؐ
مسیحا کے موی امت کو دم مین ... جلا دیوین غلامان محمدؐ
ہوا ہے اونکے خاطر سب یہ مخلوق ... یہ عالم پر ہے احسان محمدؐ
اوسی کیا آفتاب حشر کا ڈر ... پڑا ہو جسپر دامان محمدؐ

اور زیادہ تر عاشقان با صفای نبوی اور شفاعت طلبان مصطفوی کو مقام شکر و سپاس ہے کہ آپ سے زیادہ تر جناب احدیت کو آپکی امت ناتوان کا پاس ہے آپ تو اتنا اپنی امت عاصی پر مرتے تھے کہ اونکی زیادتی دیدہ و دانستہ کو اونکی کم فہمی پر

دلمین بیٹھی تہی کہ گردن نہ اوٹہاتے تہے ناگہان ایکبار تیر نگاہ جو جانب عرش معلے روان کیا تو دیکہا کہ اسم ذات کی پہلو مین نام نامی سرور کائنات زیب رقم ہے اور تیغ کوہ سپہر اونکی دولت آبداری سے دو دم بیساختہ عرض کیا کہ ای جوہر بحر یکتائی یکتائی پیر پیمائی یہ کون خجستہ فرجام ہے جسکا نام تیری اسم ذات کی برابر زیب ارقام ہی اور کسکا قرۃ العین جسکے ساتھ یہ گرامی نام ہے ارشاد ہوا مقام شادمانی ہے کہ یہہ معنی بیان بدیع میرا ایک مقبول بندہ افزید تیری نور دیدہ ہے تا منظور نظر ہوا اوٹہا چشم بد دور یہ پایہ بلند پایا کہ اوسکے نام کے نقش نگارین کو عرش کی کرسی پر بٹہایا اگر اس خلق مجسم کا خلق مد نظر نہوتا تو جگ بستر عدم پر سوتا از عرش تا فرش کچھ آشکار نہوتا جب آدم کی غنچہ گوش تک یہہ گلبانگ بشاشت جوش پہونچی فرط شگفتگی سے پہول کے قبای گل مین نہ سمائی اور سارے رنج و غم بہولکر بلب خندان زبان پر لائی کہ ای غفور المذنبین اس فرزانہ فرزند عزیز دلبند کی حرمت سے اوسکی باپ کی خطا عطا کر اور اوسکی پاداش معصیت سے یکدست درگذر بجرد کہنے کے عرش تہرایا زمین پر لرزہ آیا کواکب سیار اپنے مقام پر تہم رہے ثوابت نجوم رعب سے درہم برہم عالم ملکوت کو سکتا تہا کوئی کچھ کہہ نہ سکتا تہا لاہوت مین ایک دوسرے کو تکتا تہا کہ یکایک دریای رحمت جوش مین آیا زبان غیب سے یہہ نغمہ جان بخش سنایا کہ اے آدم تیرا گناہ تو کیا خس ہے اگر اس واسطہ سے تمام گنہگاران عالم کی عفو تقصیر چاہتا تو بخش دیتا پہر کوئی کسی عاصی کی اعمال کی بازپرس کا نام نہ لیتا اللہ اللہ اس نبی امت پناہ اور اس رسول مقبول بارگاہ کے کیا رتبے اور کیسے مرتبے ہین کہ آجتک کوئی پیغمبر بہشت

وچشم پوشی کیا شہادت قرۃ العینونکی گوارا فرمایا واد صبر دیا کیا عجب گنہگاران امت
صرف اس نسبت سے کہ اوسی امی کے ہین بخشے جائین او ہمزاد وجود ناظرۂ دولت
مشاہدہ شاہد بیمثال پائین بلیت جو بخشا دیو او رونکی امم کو ۔ ہم اوسکے ہین ہمارا پوچھنا کیا
فرقان مجید مین بے فرق بام صراحت آیا ہے کہ امتو اپنے رسول امی پر
درود بہیجو اس صورت مین جسنے اپنا چہرہ دفتر انحراف مین داغ کیا
معاذ اللہ خانہ ایمانکا گل چراغ کیا قطع نظر اس سے کہ بالتصدیق کافر تصور
کیا جائیگا عاقبت کار جزای نار مخلد پائیگا ۔ راویان اخبار اخیار وحاکیان اسرار اسفار
لکھتے ہین کہ جب ابو البشر آدم علیہ السلام کو جناب حوا سے ہوا سے مباشرت
ہوئی اوس مہر برج عصمت نے اپنے درج دہن سے مہر سکوت دور کر کے لب
طلب مہر کہولا زر کامل عیار مو النست یار کو عیاری معشوقانہ سے میزان امتحان
مین تولا آپ نے جناب باری سے سوال کیا مین ناواقف پر ارمان تہیدست
ہون حوا کو کیا دون کہ حضرت جبرئیل جواب لائے وسن بار ریاب اسرار بردہ دنی
محمد مصطفے پر درود پڑہ دو کہ بار سنگین مہر حوا سے سبکدوش ہو اس سے بڑہ کر
کوئی چیز گران بہا نہین کہ لیاقت مہر حوا پیدا کرے امت کو چاہیے کہ ایسے رسول
امی پر لاکہ جان سے مرے دولت محمدی کے ہوا خواہ ہونیکے لیے جای ناز ہے اور
مقام شکر بے نیاز نبی بات ہے جب نبی خیر الانبیا ہوگا امت کیون نہ خیر الامم قرار پاویگی حق تو یون
ہی کہ بعضی انبیاؤن نے آپ کی امت مین مبعوث ہونے کی تمنا کی اسرار فاتحہ مین حضرت خضر سے
منقول ہے کہ حضرت موسی اپنی دعا مین فرماتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ روایت ہے کہ جس
زمان مین حضرت آدم فلک برین سے زمین پر فرود آئی بار خجالت سے سر بلند نفرماتے تھے ایسی ندامت

چینر کے بات دلدار تشابہ دارد — ورنہ باسرو تو قمری چہ سروکار ما

غزل پارسی حسب حال مضامین ما نحن فیہ اشتمال

دل در ہوسِ نرگس مستانہ اسیرست — مرغ حرم امروز بہ بتخانہ اسیرست

مرغے نفتد بے طمع دانہ بدامے — دانا ست کہ این مرغ بے دانہ اسیرست

از نالہ رہائی نشناسد دل گرمم — در سلسلۂ شعلہ چو پروانہ اسیرست

غزل اردو

زلفون مین اگر اوسکے گرفتار نہوتا — کچھہ کام مجھے تجھسے شب تار نہوتا

ظاہر ہے ملک سجدۂ آدم مین نکرتے — گر اوس مین نہان احمدؐ مختار نہوتا

پہنچتی نہ کبھو روح تن خاک مین نجما — گر جلوہ نما اوس مین رخ یار نہوتا

جب حضرت آدم کے قالب مین دم آیا اوسیدم چارو نطرف نظر دوڑایا دیکھا کہ لوح ساق عرش پر قلم قدرت سے لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ متعجب ہوکر عرض کیا کہ ای جوہر کان بیمثالی و ای مرکز دائرہ بیہمالی یہہ کون شاہد بی نظیر ہی جسکا نام نامی تیرے اسم گرامی کے برابر تحریر ہے فی الفور فرشتہ وحی لیسکر جواب مین آیا کہ میرا ایک پیغامبر ہے اور بہتر الخلق جگر سبحان اللہ خداوند رحیم کو اپنے رسول کریم کے ساتھہ کیا الفت تام و انس تمام ہے کہ نام کو بہی اوس خیر الانام کے اپنے اسم شریف سے جدا نہ پسند کیا جہان جہان اسم پاک لکھا یکقلم وہان نام اوس سرنامۂ لوح ایجاد و موجب آفرینش جہان کا بہی ثبت کیا جب نام کے ساتہہ یہ نشان محبت ہے تو امت تو امت ہے جنکے بخشایش کی لیے اوس دریا ی جود نے استدعا ی از دیاد عمر نور چشمو نسے اغماض

پانی کو دس حصے کیا اور ر د س چیز بنایا و زور دست قدرت کا زور د کھایا ایک
سے عرش دوسری سے قلم تیسری سے لوح چوتھی سے ماہ پانچوین سے آفتاب
چھٹوین سے بھشت خرم ساتوین سے دن رات آٹھوین سے ملائک علیہم التحیات
نوین سے تمام انبیا دسوین سے ذات بابرکات محمد مصطفے یا ایہا الذین آمنو صلو علیہ
سلمو تسلیما وہ روح بابروح چار ہزار برس بصد فروح عرش معلے پر مشغول التسبیح و تہلیل
رہی راہ ابتدا مین ملائکہ مقرب مین کی رہنما و دلیل رہی جب ارادہ الٰہی مین قرار
پایا کہ اس کنز بے قیمت کو کسی خازن صاحب امانت کے خزانہ صلب مین دہرین اور
اس دُر دانہ یگانہ کو کسی دانہ کے دُرج صلب مین درج کرین حکم عام ہوا کہ یہ لعل
بیجفت خاص طاق ارکان ملکوت پر جلوہ گر کیا جاے تا جو درخور امانت داری
ہو حاضر آے پر کوئی صدف متحمل حفظ اس گوہر تابان کا نظر نہ آیا و نہ نور
اس شمع عالم افروز کا کسی فانوس مین سمایا خالق مطلق نے کالبد آدم علیہ السلام کو
ترتیب دیا او اوس درخور امانت داری کو تاب بجان پوری اس آفتاب برج یکتائی
کو عطا کیا اور اس خلف محسود خلف و سلف کے نور کو لبان کوکب درخشان اوس
محیط فلک خلافت مسجود ملائک کی پیشانی مین نصب کیا مرغ روح سے ارشاد
ہوا کہ قفس تن آدم مین در آے اوسکے ہوش اوڑ جاہا نظر بصفائی و کدورت
جسم منقار انکار کھولی و اسبات پر تیار ہوے کہ کلمہ تخلف آمیز بولی کہ ناگاہ نگاہ
نور محمدی پر پڑی اور آنکہ اوس گوہر تابان سے لڑی خود بخود گرفتار دام محبت
ہو کر دم مارا در آئی اور اس عطیہ عظمی سے کہ امانت دار جمال باکمال محمد
ہوئی ایسی پھولی کہ قبا مین نہ سمائی بیت مؤلف

مولف بیت نہ زمین تھی نہ آسمان جب تھا	یہ ترا نور جلوہ گر تب تھا
تو وہ گل ہے کہ شوخ تو ہو کر	تھا کسی گل مین رنگ و بو ہو کر

جب اوس باغبان دو عالم کو مد نظر ہوا کہ اب بو کو گل کیجیے اور نور کو خلعت
ظہور دیجیے ایک طلسم گاہ بو قلمون بنائے اور ہر ایک کو قلم شگرف نگار ندرت
رقم کا زور دکہانے دین محمدی کی ہر دل مین راہ کرین اور ہر فرد و ہر ذرہ
کو شعشعۂ خورشید سے آگاہ تو پہلے تختہ وجود کو بہزار آب و رنگ چو دبستان تخت
گلزار بنایا اور اوسپر پرورشہای رنگ برنگ و طریقہ ہاے گونہ گون موخانۂ قدرت سے
رنگ شہود جمایا چنانچہ مدت تک وہ نورس حدیقۂ غیب نور حدقۂ چشم حسن بیعیب
سرو بستان رسالت و نبوت طرۂ دستار مہر و فتوت اوسی چمن بیخار مین بجان
و صورت آب گوہر جان صدف علم باری مین روان رہا بعد ازانکہ ایک عرصہ
ممتد تک وہ پتلۂ نور پتلی کی طرح دیدۂ لا امکان مین پہرا مامور بسجدہ ہو کر
خاک عبودیت پر گرا چنانچہ سو برس تک کہ ہر دن اوسکا اس جہانکے ہزار سال کی
برابر تہا وہ بلبل شاخسار وجود اوسی معمورۂ قضا مین سر بسجدۂ معبود رہا پہر حضرت
الوہیت نے چاہا کہ اس یوسف کنعان پیمبری عزیز مصر گرامی گوہری کو منصۂ شہود
جلوۂ شاہدانہ دیجیے اور بعین عنایت اس مردم دیدۂ رسالت دیدۂ مردم کرامت
کو منظور نظر جن و بشر کا کیجیے الغرض اوس نور سے ایک گوہر غلطان ترتیب دیا
اور اوس گوہر شبچراغ کو اپنی جوہری قدرت ناظرہ کا نذر کر لیا وہ گوہر ہر چند
بی بہا تہا رعب ربانی سے آب ہو کے بہا گیا صورت سیماب ہزار سال تک سیال
و بیقرار رہا گرد عالم کے گردش مین بزنگ پرکار رہا تب صانع مقدس نے اوس

یہ گھر ہے جلوہ گاہ جمال محمدی ہر ذرہ رشک مہر منور ہے اسجگہ
چارو نطرف کو خازن جنت ہی کہولی در بندہتا جو حرف مدح پیمبر ہے اسجگہ
مٹی یہانکی آج فلک دستگاہ ہے قطرونمین آب وآتش گوہر ہے اسجگہ
آ آکی خوب دہولو گنا ہو نسے دامنین لہرون پہ موج چشمۂ کوثر ہے اسجگہ
پائی ادب کشیدہ یہان جہپی بیٹھنا سر پر ستادہ روح پیمبر ہے اسجگہ
اکسیر کی ہوس ہے عبث تمکو دوستو مٹی ذری جو ہاتہہ لگی زر ہے اسجگہ
خود بند ہوگئے ہین جہنم کے آج در کہلتا جو باب وصف پیمبر ہے اسجگہ

روایات صحیح و نیز اس حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ اول ما خلق اللہ نوری یعنے باعث وجود العالم ظہوری جو چیز کہ خلاق دوسرا موجد بیچون وچرا نے سبکے پہلے پیدا کیا نور مؤید سبحانی معشوق ربانی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا وہی نور باعث ظہور تمام عالم کا ہوا چنانچہ آیۂ قدسی لولاک اس دعوے کی حجت قاطع وبرہان ساطع موجود پہر اسمین کیا مقام گفت وشنود ہے تفصیل اس اجمال کی یون زیب رقم ہے کہ جب چمن طراز قدرت نخلبند حدیقہ وحدت نے چاہا کہ بیخ وبن وحدت سے شاخ وبرگ کثرت نکالی وبار وبرگ بوقلمونی بنیاد عالم بے بنیاد کی ڈالی قبل خلق عرش وفرش نار ونور کاہ وکوہ ذرہ وخورشید سپہر ماہی وماہ زمین وزمان مکین ومکان نور احمد بے میم کو پیدا کیا خود تو تہا ہی تہا اوسکو اپنا والہ وشیدا کیا یہ پہلا وقت ہے کہ مشاطۂ قضا نے شاہد وحدتِ ذات کے گیسوئے عنبرین صفات کو دوتا فرمایا یعنی عین حالت یکتائی مین اپنی ذات مجمع صفات سے ایک نیا وجود سراپا جود بنایا

جو صوفیان باصفا کے قول مین آیا ہے بلیت لفظ حق تو یون ہے کہ دھمیکی معبود جسکے ہر بود کے ہوساتھہ مین ہو د + وتاپایہ اس عدد کا بلند پایا پنجم کو تسمیہ عجالہ کا خمسہ محمدیہ سے بہایا گویا فقیر کو یہ فقرہ زبان غیب سے ہاتھہ آیا باب اول دربیان تولد سرور کائنات علیہ التحیات والصلوات باب دوم در حلیہ و شمائل آن خجستہ خصائل باب سوم در ذکر اعجاز آن برگزیدۂ بے نیاز باب چہارم در معراج آن صاحب تخت و تاج باب پنجم در شرح وفات آن زندہ جاوید ازین سرای بی ثبات

آغاز کتاب بقصیدۂ مشعر ترغیب شراکت این مجلس گرامی و تحصیل سعادت استماع اخبار اخیار پیغمبر سامی و نامی

بیا کہ ذکر گرامی پیمبر است اینجا — بیا کہ وصف خط و خال دلبر است اینجا
بیا ببین کہ ز ہر قطرہ رنگ در ریز است — غبار راہ عبیر است و عنبر است اینجا
بفیض انجمن مولد ہمایونش — زمین بعرش معلے برابر است اینجا
ہزار خور پس دیوار بزم سایہ نشین است — مسیح چرخ برین جاروب کش در است اینجا
ملائک فلک اینجا درود خوانانند — بچشم گوش تماشای دلبر است اینجا
چہ بزم بزم فروغ سماع اہل دل است — کہ انجمن مدح سرای پیمبر است اینجا

قصیدۂ زبان اردو بترغیب و تحریص شراکت این مجلس نیکو

آؤ یہان کہ مدحت دلبر ہے اسجگہ — یعنے ثناے پاک پیمبر ہے اسجگہ
یہ بزم وہ ہے جسمین ملک ہین درود خوان — خار و نین رنگ و بوی گل تر ہے اسجگہ
حور و ملک ہین خلد برین پر لگائے کان — ہوتا جو ذکر حسن پیمبر ہے اسجگہ

سن سمجھ کے اس تذکرۂ شیرین سے لذت تام اوٹھائین اور نسبت باب کے بھی پانچ
کی ترجیح اور اعداد پر خالی اس باب سے نہ تھی ناچار پانچ باب پر نوبت اختتام کی
پہونچی یہ وہ عدد ہے جسکو واحد حقیقی نے لاکھہ شرف بخشے ہین کہ فرائض اربع مین
بھی کہ جسے بادیہ پیمایان چار جہت وجود انسانی ترکیب یافتہ عناصر اربعہ عالم
صاحب روحی و ذی جانی کو تکلیف دیگئے اسکی مراعات ہاتھہ سے ندیا ہر دو رکعت
نماز مین بھی پانچھی پانچ چیز فرض کیا اوقات ادائے نماز بھی پانچ اور ہر وقت
کی نماز کو پانچ فرائض پر مرتب فرمایا صوم مین بھی پانچھی امر لازم آیا۔ آدمی
کہ اشرف المخلوقات ہے پانچ ارکان سے ترکیب پایا دو ہاتھہ دو پاؤن ایک
سر مین کہ سردار اعضا ہے پانچھی حواس باطنی ہے پانچھی ظاہر ہر اعضا کے پانچھی
ارکان سے ترکیبین دین چنانچہ دست و پا مین پانچھی پانچ انگلیان عطا کین حج
مین کہ حجتہ دین متین ہے پانچھی فرض آیا اور بنای کار زکوۃ پانچھی امور پر فرمایا
یہانتک اریکہ خلافت کو چار ہی یار سے شرف اختصاص بخشا کہ بشمول ختم خلفاے
ربانی تکملہ پانچ کا ہو جای تخصیص آل عبا بھی اس عدد کے ساتھہ ہوئی کہ وہ عالی رتبت
ہاتھہ سے نجای اپنا نام بھی حرف ھ سے رکھا کہ جسکے عدد پانچ ہین اور ذکر جو
بلفظ ہو ایک واو بڑہا کے کرتے ہین وہ برای مدحصوت قرار پایا ہے واقعی
مین جو الف لام زائد ہے وہ بطور تعریف ایا القصہ آپ طاق تھا تو باوجود خلقنا
کل شئے ازواجا کے ہر شئے مین طاق کا نقشہ جمایا خود شیوۂ معشوقی مین پانچ تھا
تو باوصف وحدت ذات ہر نقش و نگار مین پانچ کا رنگ دکھایا یہ جو کہتے ہین
کہ کثرت مین وحدت ہی ایسی سر سربستہ سے عبارت ہی اور اسی سے کنایہ ہے

گر نہوگی یہہ دعا میری قبول — حشر مین مین ہون اور دامان رسول
گرچہ مین ہون بندۂ ناچیز تر — پر بڑا ہے تو خدائی بحر و بر
تو نظر میرے گنا ہون پر نکر — تو کر اپنے عفو شامل پر نظر
گر نہ ہم کرتے گناہین ای کریم — تجھکو کہتا کون غفار الرحیم
یا الٰہی صد درود و صد سلام — بھیج اوس مقبول مرسل پر مدام
اور اونکی آل اور اصحاب پر — خاص کر بر چار یار یک گہر

سبب تالیف وجہ تسمیۂ کتاب و علت تکسیر آن بر پنج ابواب

بعد حمد خداوند ذوالجلال و نعت رسول جلیل و اصحاب و آل ریزہ چینان خوان نعمائے محمدیکو صلا اور زلہ ربایان سفرہ ولای احمدیکو مژدہ کہ یہہ رسالہ نو خمسہ محمدیہ ہر ہفت صنائع و نہ آب پنج بدائع سے آراستہ و سات ہزار آب و تاب ایجاز کے پیراستہ ہوکے رونمای چار بازار تالیف ہوا اور نہایت تصحیح روایات و تدقیق حکایات بہت تھوڑے عرصہ مین تصنیف ہوا تقصیر مخل ہے نہ طویل ممل ہر فقرہ اسکا گویا ترجمہ حدیث محبوب ربانی ہے اور ہر جملہ تفسیر آیۂ کتاب سبحانی کتاب نہین آئینہ کتابی ہے جو دیکھیگا صاف حیرت مین آئیگا جو حاسد کور باطن چشم حقارت سے اسپر نظر ڈالیگا خود ارباب بصیرت کے نظروں سے گر جائیگا چونکہ شہر برکت بہر بارہ وفات مین چار بار مولد شریف پڑہا جاتا ہے اور اس باب مین جو نسخہ تہا طولانی تہا احباب کو طول سے تنگ آکے غرض اختصار مین اصرار ہوا اور مبالغہ کو تکرار ناچار نوبت تصنیف اس خمسہ کی آئی اور پانچ باب پر کتاب اختتام پائی باوجود دستگاہ پارسی و قدرت تازی اردو زبان کے اختیار کے علت یہ ہے کہ کوئی علماؤں کے ساتھہ نسبت تجمل نکری جو عوام ان خاص زبانو نسے بہرہ نہین رکھتے سماعت و دانست اخبار اخیار سے محروم نرہجائین بلکہ انکا ہو دل

خلقک رحمۃ للعالمین ایک برگ گل ہے اوسکے گلستان شرافت کا اور والنجم ایک ذرہ خور و خورشید کرامت کا خضر آبدار سرسبزی بخت ہو سلیمان پایہ بوس جاشیہ تخت

غزل مولف در نعت سرور کائنات

غنچہ را خون در جگر انداخت بوے مصطفٰے
زلف سنبل را پریشان ساخت موے مصطفٰے

غنچگی لالہ بستان سکوت لعل وست
سلک مروارید غلطان گفتگوے مصطفٰے

نکہت سنبل دماغم را پریشان میکند
باید آورد م صبا ریحان سوے مصطفٰے

پنجۂ مرجان فدا مرجان کند بر پنجہ اش
لعل رنگین خون گردد در و بروے مصطفٰے

روز و شب باشد روان چون دیدۂ دریا دلان
چشمۂ خورشید بہر جستجوے مصطفٰے

دوزخی باشم اگر دارم ہواے باغ خلد
گر بدست آید مرا اے نجم کوے مصطفٰے

شیرین کردن کام قلم بحمد خلاق لوح و قلم بساز و نواے نعت رسول الثقلین خاتم الانبیا امام الحرمین

دست و پا تیرے ثنا مین مار کر
عاقبت مدحت سے ہمت ہار کر

ایک فقرہ ہاتھ آیا ہے مجھے
چاہیے مقبول مدحت ہو تجھے

تو وہ خالق ہے کہ اے رب العلا
تو نے احمد سا نبی پیدا کیا

کیون نہ سب سجدہ کرین تیرے تئین
تو تو خالق ہے محمد آفرین

گرچہ جو تواب ہو وہی جب بھی تھا
پر ترا بھید اونکی خلقت سے کھلا

ہمنے پایا اونکو تیرے گھر سے
پر پہچانا تجھکو اونکی ذات سے

مین نے پایا ہے محمد سے تجھے
تو کرامت کر محمد کو مجھے

مجھکو تو اوسنے ملا تو مجھکو مل
ہے فدا تجھپر او اونپر جان و دل

بجای خویشتن کردست زشک تخته نرگس — نگاه حیرت افزای تو یکره دشت غزلانرا

شفق را از کجا هم پنجگی پنجه خورشید — چه نسبت باید بیضای جانان شاخ مرجانرا

اگر پیدا دستش بر لب لعل بدخشان سان — فدا بر پنجه ات میکردم مرجان پنجه مرجانرا

مرا از گلشن کویت مران گر راضیم خواهی — خداوندا چه خواهم کرد بیتو باغ رضوانرا

دریدم دامن دشت جنون از پنجه وحشت — بجیب صبح محشر دوختم چاک گریبانرا

ہچه داند نجم خاک افتاده از شب‌رو گردون
کجا باشد رموز ره جز ابلق سوارانرا

مثنوی مؤلف در توحید خداوند یکتا و حمد و ثنای آن بیهمتا

حمد بیحد اوس خدای پاک کو — جسنے پیدا کردیا افلاک کو

گل سے گل پیدا کیا پتھر سے کان — انس مین انس اور جسم جان مین جان

نار مین نور اوسنے پیدا کردیا — آب آتش سے ہویدا کردیا

سب نہین ہے اور جو ہے وو ہی ہے — وو ہی ہوگا اور نہوگی کوئی شے

ہرچند اوسکی قضا و قدر کا بیان دائرۂ قدرت بشر سے باہر ہے مگر چشم بصیرت وا ہو تو سب ظاہر و باہر ہے لاکھہ پردہ و حجاب حائل ہون وہ آشکار ہے گل مین بو شمع کا فانوس مین چھپنا دشوار ہے بیت کہان جیون شمع فانوس چھپی ہے ہہ فروغ حسن اوس پیچ دلنشین کا ہمکو اوسکی قدرت کی بیان مین اسیقدر کافی ہے کہ محمدؐ کا سا بشیر نذیر شفیع محشر بے نظیر کتم غیب سے عرصہ شہود مین لایا اور اوسکے پای لاہوت پیمای کے ذریعہ سے نقش قیام دین کو کرسی الحق یعلو پہ بٹھایا جسکے مصباح ہدایت کی روشنی سے روشن ہے کہ کیسے کیسے تیرہ بخت ظالم گم گشتہ ظلمات ضلالت نے طریقۂ راست سیکھا اور راہ روشن دیکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و غایت ثنای عدیم الطرف و لانہایت سزاوار اوس ذات مجمع صفات کی ہے کہ جسنے تمام عالم از عرش تا فرش ماہ تا ماہی ذرہ تا خور کرسی بکرسی رتبہ برتبہ پیدا اور نور محمدؐ کو کہ در صل اول مخلوقات تھا کیسی فر سے آخر زمان نبوت مین ہویدا کیا اوسکے کارخانہ حکمت کاشانہ مین عقول عقلا کی عقول موشگاف حیران و پریشان کار ہین اور اوسکے رموز خرد نا آشنا کا بوجھنا خیلی دشوار کبھو قطرہ آب سے گوہر پرتاب نایاب بناتا ہی گاہے گوہر تابندہ مین آب کا رنگ جما کر کچھہ اور ہی تاب و تپک دکھاتا ہی الغرض اپنی صناعی مین ایک ہی نہ ولد نہ والد نہ کوئی کفو اوسکا نہ شریک ہے کوئی کیسا ہی پاپڑ کیون نہو اوس یکتا کی قضائی مقدس سے کیا چارا اور اوسکے کنہہ و قدرتہای نوبنو کی درک مین ششدر رہے بندون پر اتنا کھلا کہ وہ ہزار شاخسا الامکان خالق اور ماسوا اوسکے سب مخلوق ہے کیا جن کیا پری کیا دیو کیا البشر از بشر تا پری جنکو دیکھا اوسکے دیوانی ہین کیا نار کیا نور کیا مٹی سے کیا طلا سب اسی شمع فانوسی کے پروانے ہین غزل عاشقانہ مؤلف در توحید

نمک بر زخم دل پاشید شور خندہ شیرینت　　بذوق شکر تو تلخ کامی شیر خوار انرا

Khima Mohamad

INDIAN INSTITUTE

به عون خالق انس و جان خلاق زمین و آسمان نسخه

محمدی

در مطبع نامی منشی نول کشور بطبع مزین مطبوع شد

Khamsah-ē-Muḥammadiyah.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.